باسمہٖ تعالیٰ

حسنِ اخلاق

یعنی باطن کی اصلاح و [illegible]

www.KitaboSunnat.com

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باسمہ تعالیٰ

حُسنِ اَخلاق

(یعنی باطن کی اصلاح ودرستگی)

باطن یعنی دل اور نفس کی اصلاح وتزکیہ سے متعلق اچھے اور برے اخلاق کا مختصر مجموعہ

اصلاح وتزکیہ نفس کی فضیلت واہمیت، اخلاقِ حمیدہ اور اخلاقِ رذیلہ کی حقیقت وماہیت۔

قرآن وسنت کی روشنی میں اخلاقِ حمیدہ کی اہمیت اور اخلاقِ رذیلہ کی مذمت

اخلاقِ حمیدہ کے حصول اور اخلاقِ رذیلہ سے بچنے کے طریقے

جملہ مسلمانوں کے لئے ایک اہم موضوع پر مختصر اور جامع مجموعہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیف

مفتی محمد رضوان

ناشر

ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاب: حُسنِ اَخلاق

ف: مفتی محمد رضوان

ت دوم: جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ جون 2009ء

ت: ۷۲

: روپے

ملنے کے پتے

کتب۔ ارہ غفران: چاہ سلطان گلی نمبر 17 راولپنڈی، پاکستان۔	فون: 051-5507270
کتب۔ شیدیہ: مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی	فون: 051-5771798
ادارہ یات: ۱۹۰، انارکلی، لاہور۔	فون: 042-7353255
مکتبہ قا: الفضل مارکیٹ ۱۷، اردو بازار، لاہور۔	فون: 042-7232536
دارالا ت: اردو بازار، کراچی۔	فون: 021-2631861
مکتبہ رشید: 10-الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور	فون: 0427228272
ادارہ ت الخیر: شاہین مارکیٹ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان	فون: 061-4514929
مکتبہ یہ: بالمقابل جامعہ مفتاح العلوم، چوک سٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا	فون: 048-3226559
ت بلشرز بک شاپ: شاہ فیصل مسجد، اسلام آباد	فون: 051-2254111
مکتبہ الن: جامعہ امدادیہ اسلامیہ، گلشن امداد، احمد آباد، ستیانہ روڈ، فیصل آباد	فون: 041-8715856
مکتبہ یہ: کالی اڈہ، ایبٹ آباد	فون: 0992-340112
ادارۃ ف: احاطہ دارالعلوم کراچی	فون: 021-5032020
مکتبہ ن: دوکان نمبر 30، گورو مندر علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی	فون: 021-4856701
مکتبہ خیبر بازار، پشاور	فون: 091-2212535
مکتبہ ال ن: رسول پلازہ، امین پورہ بازار، فیصل آباد	فون: 041-2601919
اسلامی ب گھر: خیابانِ سرسید، سیکٹر 2، عظیم مارکیٹ، راولپنڈی	فون: 051-4830451
مکتبہ یہ: دکان نمبر 6، الدودو پلازہ، مصریال روڈ، چوہڑ چوک، راولپنڈی	فون: 051-5461469
خلیل ب ہاؤس: فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی	فون: 051-5553248
ادارہ ت اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان	فون: 061-4540513

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

شمار نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	اخلاق کی حقیقت واہمیت	
۲	اَخلاقِ حمیدہ یعنی اچھے اخلاق	۱
۳	اخلاص	
۴	صبر	۱
۵	شکر	۱
۶	تواضع وعاجزی	۱
۷	محبت وشوق	۱
۸	خوف وخشیت	۲
۹	توکّل	۲
۱۰	رضا بر قضا	۲
۱۱	تفویض وتسلیم	۲
۱۲	زُہد	۲
۱۳	رجاو حسنِ ظن	۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴	اَخلاقِ رذیلہ یعنی بُرے اخلاق	۳۶
۱۵	ریاکاری	//
۱۶	تکبُّر	۳۸
۱۷	عُجب	۴۰
۱۸	حرص	۴۲
۱۹	جاہ وعہدہ کی محبت	۴۴
۲۰	مال کی محبت اور بخل	۴۶
۲۱	دنیا کی محبت	۴۸
۲۲	غُصّہ	۵۰
۲۳	حسد	۵۵
۲۴	بغض وکینہ	۵۹
۲۵	زیادہ بولنے کی حرص اور زبان کی آفتیں	۶۲
۲۶	خلاصہ	۷۲

ہم نے اخلاق نام صرف چاپلوسی اور خوشامد اور میٹھی باتیں کرنے کا رکھ لیا ہے، سو حقیقت میں اخلاق کو نفاق سے بدل دیا ہے، اخلاق کی حقیقت یہ ہے کہ ہم سے کسی کو کسی قسم کی ایذاء ظاہری وباطنی، حضور (موجودگی) وغیبت (غیر موجودگی) میں نہ پہنچے، ہم نے یہ سمجھا کہ اخلاق ظاہرداری کا نام ہے، گو اس سے ایذاء ہی پہنچے، اس کی کچھ پرواہ نہیں (الرفیق فی سواء الطریق، حصہ دوم ص ۱۸۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق کی حقیقت واہمیت

شریعت کے احکام دو قسم کے ہیں:

(۱)......ایک وہ جن کا تعلق انسان کے ظاہر سے ہے (۲)......دوسرے وہ جن کا تعلق انسان کے باطن سے ہے۔

پھر جن احکام کا تعلق انسان کے باطن سے ہے، وہ بھی دو قسم کے ہیں:

(۱)......ایک وہ جو عقائد وایمانیات کہلاتے ہیں (۲)...... دوسرے وہ جو اخلاق کہلاتے ہیں۔

جن کا تعلق انسان کے دل اور نفس سے ہے۔

علمِ اخلاق کا اصل مقصود اپنے نفس کو پاکیزہ بنانا اور کامل شریعت پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے، اور اس کے نتیجہ میں انسان ظاہری وباطنی اور حاضرانہ وغائبانہ طریقہ پر دوسرے کی ایذاء رسانی سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى“ (سورۃ اعلیٰ آیت ۱۴)

ترجمہ: ”یعنی کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ بنالیا“ (ترجمہ ختم)

اور نفس کو پاکیزہ بنانا اور اس کی صفائی کرنا اتنا اہم اور ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے بیان فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ (سورہ جمعہ)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ ہی نے) نبی کو بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان (کے دل اور نفس) کو پاکیزہ کرتے ہیں (ترجمہ ختم)

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ“ (ابو داؤد، مسند احمد عن عائشۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: مؤمن اپنے اچھے اخلاق سے اس شخص کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے جو (دن میں) روزہ دار اور (رات میں) نماز میں کھڑا رہنے والا ہو (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے:

إنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا (بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد)

ترجمہ: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں، جو تم میں حسنِ اخلاق (یعنی اچھے اخلاق) والے ہوں (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت میں ہے:

أَحْسَنَ النَّاسِ إسْلَامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابویعلیٰ الموصلی) [1]

ترجمہ: لوگوں میں اسلام کے اعتبار سے سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (ابو داؤد، مسند احمد عن ابی ہریرۃ)

ترجمہ: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں: جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وخِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا (ترمذی، مسند احمد) [2]

---

[1] قال الهيثمي:
"إنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ، وإنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلَامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا". "رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَأَحْمَدُ وَابْنُهُ وَقَالَ": "وَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ إِسْلَامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا". "وَأَبُو يَعْلَى بِنَحْوِهِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. (مجمع الزوائد ج۸ ص۲۵)

[2] قال الترمذی:
وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں، جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہوں (ترجمہ ختم)

بیویوں کے ساتھ کیونکہ انسان کا زیادہ واسطہ رہتا ہے، اور عموماً ان پر تسلط بھی حاصل ہوتا ہے اس لئے بیویوں کے ساتھ انسان کے حقیقی حسنِ خلق کا امتحان ہوتا ہے، اور جو اس میں اترتا اور کامیاب شمار ہوتا ہے، تو وہ گویا کہ کامل حسنِ اخلاق والا انسان ہے۔ [1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

"يَا أَبَا ذَرٍّ، أَلا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ، وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا؟ "قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ " :عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ، وَطُولِ الصَّمْتِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا "(شعب الایمان، مسند ابو یعلی الموصلی) [2]

ترجمہ: اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتادوں، کہ جن کو برداشت کرنا بہت سہل ہے، اور یہ دونوں دوسرے خصلتوں کے مقابلہ میں میزانِ عمل میں بہت بھاری ہیں؟

---

[1] اکمل المؤمنین إیمانا ای من خیارکم احسنهم خلقا ای من اکملهم وخیارکم مع حسن الخلق خیارکم لنسائهم لأنهن محل الرحمة لضعفهن(مرقاة، کتاب النکاح، باب عشرة النساء وما لکل واحدة من الحقوق)

(وخیارکم خیارکم لنسائهم) ای من یعاملهن بالصبر علی أخلاقهن ونقصان عقلهن، وطلاقة الوجه، والإحسان وکف الأذی، وبذل الندی، وحفظهن من مواقع الریب(فیض القدیر للمناوی تحت حدیث رقم ۱۴۴۱)

[2] قال الهیثمی:
رواه أبو یعلی والطبرانی فی الأوسط، ورجال أبی یعلی ثقات (مجمع الزوائد ج۹ص ۲۲)

وقال البوصیری:
هذا إسناد رجاله ثقات.رواه ابن أبی الدنیا والطبرانی والبزار من هذا الوجه. (إتحاف الخیرة المهرة،باب الترغیب فی الخلق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ضرور بتلایئے!

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اوپر حسنِ خلق اور لمبی خاموشی کو لازم کرلو، اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ ان دونوں خصلتوں کے برابر مخلوق کا کوئی عمل نہیں (ترجمہ ختم)

لمبی خاموشی سے مراد زبان کی آفات اور زیادہ بولنے کی حرص سے اپنے آپ کو بچانا ہے، جو کہ حسنِ خلق ہی میں داخل ہے، اور اس کے خلاف بدخلقی میں داخل ہے۔

لیکن زبان کی آفتیں کیونکہ بہت زیادہ ہیں، ان سے بچنے کے لئے اس خصلت کو حسنِ خلق سے الگ کرکے ذکر فرمایا گیا۔

نیز حضور ﷺ نے فرمایا:

مَا شَیْءٌ أَثْقَلُ فِی مِیزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیْئَ (ترمذی، صحیح ابن حبان عن ابی الدرداء) [1]

ترجمہ: کوئی عمل بھی قیامت کے دن مومن کی میزانِ عمل میں حسنِ خلق سے زیادہ وزن دار نہیں ہوتا، اور بے شک اللہ تعالیٰ فاحش اور قبیح کلام کرنے والے کو مبغوض (اور ناپسند) کرتے ہیں (ترجمہ ختم)

فحش اور قبیح کلام میں بھی انسان بدخلقی کی وجہ سے ہی مبتلا ہوتا ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا خَیْرُ مَا أُعْطِیَ الْعَبْدُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ (ابن ماجة، مسند احمد، مصنف ابنِ ابی شیبة، معجم طبرانی کبیر، صحیح ابن حبان، وقال: قال سفیان ماعلی وجه الارض الیوم اسنادا اجود من هذا)

ترجمہ: صحابۂ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بندے کو جو چیزیں عطا کی گئی ہیں،

---

[1] قال الترمذی:
وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِی هُرَیْرَةَ وَأَنَسٍ، وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِیکٍ وَهَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے بہترین چیز کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے اخلاق (ترجمہ ختم)

ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ:

أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ (مسند احمد، مسند عبد بن حمید)

ترجمہ: کون سا اسلام افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں، پھر میں نے عرض کیا کہ کون سا ایمان افضل ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسنِ خلق (یعنی اچھے اخلاق) (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ (ترمذی، شعب الایمان، ابن حبان) [1]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جنت میں زیادہ کس وجہ سے داخلہ ہوگا؟ تو فرمایا کہ اللہ کے تقویٰ اور حسنِ خلق کی وجہ سے۔

پھر سوال کیا گیا کہ لوگ جہنم میں زیادہ کس وجہ سے داخل ہونگے؟ تو فرمایا کہ منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَكْثَرُ مَا يَلِجُ بِهِ الْإِنْسَانُ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ وَأَكْثَرُ مَا يَلِجُ بِهِ الْإِنْسَانُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ (مسند احمد)

---

[1] قال المنذری:

رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه والبیهقی فی الزهد وغیره وقال الترمذی حدیث حسن صحیح غریب (الترغیب والترهیب تحت حدیث رقم ۴۰۰۳)

قال الالبانی:

قلت: وإسناده حسن، فإن یزید هذا وثقه ابن حبان و العجلی، وروى عنه جماعة (السلسلة الصحیحة تحت حدیث رقم ۹۷۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اکثر انسان جہنم میں دو جوفوں یعنی منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے داخل ہونگے، اور اکثر انسان جنت میں اللہ عزوجل کے تقویٰ اور حسنِ خلق کی وجہ سے داخل ہونگے (ترجمہ ختم)

جب انسان اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کر لیتا ہے، اور برے اخلاق کو اپنے آپ سے بچا لیتا ہے، تو اس کی برکت سے اسے تقویٰ کی نعمت بھی حاصل ہو جاتی ہے، اور اپنی زبان اور شرمگاہ پر بھی قابو حاصل ہو جاتا ہے۔

اس قسم کی احادیث سے معلوم ہوا کہ حسنِ خلق کامل ایمان اور جنت میں داخلہ کا باعث ہے، اور بداخلاقی ایمان کے ناقص اور جنت میں داخل ہونے کا باعث ہے۔

یاد رکھیئے کہ جس طرح ہمارے بہت سے افعال واعمال ظاہری اعضاء سے انجام پاتے ہیں اسی طرح عقائد کے علاوہ بہت سے اعمال دل اور نفس سے بھی تعلق رکھتے ہیں جن کو اعمال باطنہ کہا جاتا ہے۔ اور جس طرح ہمارے ظاہری افعال واعمال شریعت کی نظر میں کچھ اچھے اور پسندیدہ (فرض، واجب، مسنون یا مستحب) ہیں اور کچھ ناپسندیدہ (حرام یا مکروہ) ہیں، اسی طرح باطنی اعمال بھی قرآن وسنت کی نظر میں کچھ اچھے اور پسندیدہ (فرض، واجب وغیرہ) ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں یہ اعمال اپنانے کا حکم فرمایا ہے، مثلاً تقویٰ، اللہ کی محبت، اخلاص، توکل، صبر وشکر، تواضع، خشوع، قناعت، بردباری وحلم، سخاوت، حیاء، رحم دلی وغیرہ۔

ان باطنی پسندیدہ اور اچھے اعمال کو ''اخلاقِ حمیدہ'' کہا جاتا ہے۔

اور کچھ باطنی اعمال قرآن وسنت کی نظر میں ناپسندیدہ اور برے (حرام وغیرہ) ہیں مثلاً تکبر، عجب، غرور، ریا، حُبِّ مال، حُبِّ جاہ، بخل، بزدلی، لالچ، دشمنی، حسد، کینہ، سنگدلی، بے جا غصہ، بے صبری و ناشکری وغیرہ، ان برے اعمال یعنی اخلاق سے اللہ ورسول نے ہمیں اپنے باطن کو پاک رکھنے کا حکم فرمایا ہے، ان باطنی، ناپسندیدہ اور بُرے اعمال کو ''اخلاقِ رذیلہ'' کہا جاتا ہے۔

ان تمام ظاہری وباطنی اعمال کے بارے میں قرآن وسنت میں ہدایات موجود ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام ظاہری اعمال کا اچھا، بُرا ہونا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مقبول اور مردود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا باطنی اخلاق پر موقوف ہے مثلاً اخلاص اور دکھلاوا، یہ دل ہی کے دو متضاد اور ایک دوسرے کے بالمقابل اعمال ہیں، مگر ہمارے تمام ظاہری اعمال کا اچھا برا ہونا ان سے وابستہ ہے کوئی بھی عبادت نماز، صدقہ، حج وغیرہ جو صرف دکھلاوے کے طور پر دنیا کی شہرت حاصل کرنے کے لئے کی جائے وہ صحیح عبادت نہیں رہتی، اور تجارت ومزدوری جو اپنی اصل کے اعتبار سے دنیاداری کا کام ہے، مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت سے کی جائے تو یہی تجارت ومزدوری عبادت اور ثواب کا کام بن جاتی ہے۔ ایمان اور عقائد جن پر سارے اعمال کی قبولیت کا دارومدار ہے دل ہی کا فعل ہیں اور ظاہر ہے کہ جتنے اعمال ہیں سب ایمان ہی کو مکمل کرنے کے لئے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ اصل مقصود دل کی اصلاح ہے، دل کو بادشاہ ہونے کا مقام حاصل ہے اور جسم کے دوسرے اعضاء اس کے لشکری یا غلام ہیں، حضور علیہ ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلاَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلاَ وَھِیَ الْقَلْبُ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: غور سے سن لو! کہ بے شک آدمی کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو جاتا ہے تو تمام بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو تمام بدن تباہ ہو جاتا ہے، سن لو! وہ دل ہے (ترجمہ ختم)

اسی لئے تمام علماء وفقہاء کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ برے اخلاق سے بچنا اور اچھے اخلاق کو اختیار کرنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ (شامی)

اپنے اندر اخلاقِ حمیدہ (یعنی اچھے اخلاق) پیدا کرنے اور اخلاقِ رذیلہ (یعنی برے اخلاق) سے اپنے باطن کو پاک وصاف کرنے کو اصلاحِ نفس یا تزکیۂ نفس اور تزکیۂ اخلاق یا تہذیبِ اخلاق بھی کہا جاتا ہے۔

اور اگرچہ اپنے اندر اچھے اخلاق کے پیدا کرنے اور اپنے آپ کو برے اخلاق سے پاک کرنے کے لئے عادتاً کسی رہبر اور شیخ کامل کا انتخاب ضروری ہے، تاہم اچھے اور برے اخلاق کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کو ویسے بھی ضروری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عام بول چال میں آج کل خوش اخلاقی اس کو کہا جاتا ہے کہ دوسرے کے ساتھ اچھے طریقہ سے پیش آیا جائے اور دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک و برتاؤ کیا جائے، اور اس کے برعکس دوسرے کے ساتھ غلط برتاؤ اور برا سلوک کرنے کو بد اخلاقی کہا جاتا ہے، یہ دراصل اچھے اور برے اخلاق کی پوری حقیقت نہیں، اچھے اور برے اخلاق کی حقیقت پیچھے ذکر کی جا چکی ہے۔

مگر آج کل اخلاق نام صرف چاپلوسی، خوشامد اور میٹھی باتیں کرنے کا رہ گیا ہے، خواہ باطنی اخلاق کتنے ہی گندے کیوں نہ ہوں۔

البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ جب انسان کے اخلاق درست ہو جاتے ہیں، تو وہ دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک و برتاؤ اختیار کرتا ہے، اور برے اخلاق کی صورت میں دوسروں کے ساتھ برا سلوک وہ کرتا ہے، گویا کہ باطن کے اخلاق اچھے و برے ہونے کا ظہور ظاہری اعمال کے ذریعہ سے ہوتا ہے، بشرطیکہ کوئی فاسد اور نفسانی غرض نہ ہو، ورنہ اس کو ظاہری رواداری اور چاپلوسی وغیرہ قرار دیا جائے گا۔

جیسا کہ کسی نے کہا ہے:

الٰہی آبرو رکھنا بڑا نازک زمانہ ہے ۔۔۔ دلوں میں خار رکھتے ہیں بظاہر دوستانہ ہے

بزرگانِ دین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اچھے اور برے اخلاق کو جمع فرمادیا ہے، اور ان پر مفصل و مدلل کلام فرمایا ہے۔

آگے اچھے اور برے اخلاق کو الگ الگ کر کے ان کی ضروری تشریح اور تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ اخلاقِ حمیدہ (یعنی اچھے اخلاق) کا ذکر کیا جائے گا، اور اس کے بعد اخلاقِ رذیلہ (یعنی برے اخلاق) کا ذکر کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ حق بات کرنے اور سمجھنے اور عمل کرنے اور دوسروں تک صحیح طریقہ پر پہنچانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَخلاقِ حمیدہ

یعنی اچھے اخلاق

اخلاقِ حمیدہ کو اخلاقِ حسنہ بھی کہا جاتا ہے، جس سے مراد اچھے اخلاق ہیں، ان کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے، اخلاقِ حمیدہ سے اپنے دل کو مزین و آراستہ کیا جاتا ہے۔

پہلے اچھے اخلاق کا ذکر کیا جاتا ہے، جن کے بعد برے اخلاق کا ذکر کیا جائے گا۔

اخلاص

اخلاقِ حمیدہ و حسنہ میں سے ایک حسنِ خلق اخلاص ہے، جس کے مقابلہ میں ریا کی بد خلقی ہے، جس کا ذکر آگے اخلاقِ رذیلہ میں آئے گا۔

اخلاص کا مطلب ہے کہ کسی بھی عمل کو انجام دیتے وقت اپنے دل میں صرف اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا کا قصد و ارادہ کرنا اور مخلوق کی خوشنودی اور رضامندی، یا اپنی کسی نفسانی خواہش کو شامل نہ ہونے دینا، چاہے کیسا ہی نیک کام ہو اور چاہے ذرا سا بھی کام ہو مگر اخلاص کے ساتھ ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور برکت عطا فرماتے ہیں۔

عمل میں جس قدر اخلاص زیادہ ہوگا اسی قدر ثواب بڑھتا جائے گا۔

قرآن مجید میں اور بہت سی احادیث میں مسلمانوں کو اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کریں یعنی جو بھی نیکی کا کام کریں، صرف اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کی نیت سے کریں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو راضی اور خوش کرنے کے لئے اگر کوئی عمل کیا جائے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے،

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ (سورہ بینۃ آیت ۵ جزء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ان کو صرف اور صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اخلاص کے ساتھ عبادت کریں دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، یکسو ہو کر (ترجمہ ختم)

ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَہٗ خَالِصاً وَّ ابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ (سنن نسائی کتاب الجھاد، من غزا یلتمس الاجر والذکر)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کیا گیا ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصد ہو'' (ترجمہ ختم)

اور حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا، وَلَا يَقْبَلُهُ إِذَا كَانَ خَالِصًا لَهُ إِلَّا عَلَى السُّنَّةِ (شعب الایمان للبیھقی)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ہو، اور اخلاص والا عمل بھی اس وقت تک قبول نہیں فرماتے، جب تک سنت کے مطابق نہ ہو'' (ترجمہ ختم)

اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح عمل کا شریعت کے مطابق ہونا ضروری ہے، اسی طرح اخلاص کے ساتھ ہونا بھی ضروری ہے۔ [1]

اخلاص کے پیدا کرنے کا طریقہ اپنے اندر سے ریا کاری، اور تکبر کو نکالنا ہے کہ کوئی کام دنیا کی رضا اور لوگوں کو خوش کرنے کے لئے نہ کیا جائے۔

---

[1] ... إنّما يتمُّ ذلك بامرين: أحدهما: انْ يكونَ العملُ في ظاهره على موافقةِ السُّنّة، وهذا هو الذي تضمّنه حديث عائشة (مَن أحدث في أمرنا ما ليس منه فهو رَدٌّ) والثاني: انْ يكون العملُ في باطنه يُقصَدُ به وجهُ الله -عز وجل-، كما تضمّنه حديث عمر (الأعمالُ بالنيّات). وقال الفضيلُ في قوله تعالى: (لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً)، قال: أخلصُه وأصوبُه. وقال: إنّ العمل إذا كان خالصاً، ولم يكن صواباً، لم يقبل، وإذا كان صواباً، ولم يكن خالصاً، لم يقبل حتّى يكون خالصاً صواباً، قال: والخالصُ إذا كان لله -عز وجل-، والصّوابُ إذا كان على السُّنّة. وقد دلّ على هذا الذي قاله الفضيلُ قولُ الله -عز وجل-: (فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً). وقال بعض العارفين: إنّما تفاضلوا بالإرادات، ولم يتفاضلوا بالصّوم ... (جامع العلوم والحكم لابن رجب، الحديث الاول، انما الاعمال بالنيات)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر

انسان کے اندر دو قوتیں ایسی ہیں، کہ ان میں سے ایک قوت اُس کو دین پر اُبھارتی ہے۔ اور دوسری قوت نفسانی خواہشات پر ابھارتی ہے۔ دین پر ابھارنے والی قوت کو نفسانی خواہشات پر ابھارنے والی قوت پر غالب کر دینے کا نام صبر ہے۔ انسان کو جو حالتیں پیش آتی ہیں خواہ وہ اختیاری ہوں یا غیر اختیاری وہ دو طرح کی ہوتی ہیں یا تو وہ طبیعت کے موافق ہوتی ہیں یا طبیعت کے خلاف۔ اگر وہ حالت طبیعت کے موافق نہ ہو بلکہ نفس کو ان سے گرانی اور ناگواری ہوتی ہو مثلاً حرام و ناجائز سے رکنا تو ایسی حالت کو یہ سمجھنا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے میری کوئی مصلحت رکھی ہے اور شکایت نہ کرنا۔ اور اگر وہ کوئی حکم ہے تو اس پر مضبوطی سے قائم رہنا اور اگر وہ کوئی مصیبت ہے تو مضبوطی سے اس کو سہارنا اور پریشان نہ ہونا صبر کہلاتا ہے۔

صبر کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب و معیت اور مدد حاصل ہوتی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. (سورہ بقرہ ۱۵۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے سہارا (اور مدد) حاصل کرو بلاشبہ (اللہ تعالیٰ ہر طرح سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ رہتے ہیں (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشاد ہے

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ زمر آیت ۱۰)

ترجمہ: صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے بھرپور دیا جائے گا (ترجمہ ختم)

قرآن مجید میں ستر سے زیادہ مقامات پر صبر کا ذکر آیا ہے، جس سے صبر کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے، کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَلْاِیْمَانُ نِصْفَانِ فَنِصْفٌ فِی الصَّبْرِ وَنِصْفٌ فِی الشُّکْرِ" (بیہقی فی الشعب)

ترجمہ: "ایمان کے دو حصے ہیں: آدھا حصہ تو صبر ہے اور آدھا حصہ شکر ہے" (ترجمہ ختم)

یعنی ایمان کی صحت اور سلامتی دو چیزوں پر موقوف ہے، ایک صبر کرنے پر اور دوسرے شکر کرنے پر۔

اور حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ (بخاری)

ترجمہ: اور کسی کو کوئی نعمت صبر سے زیادہ خیر اور وسعت والی عطا نہیں کی گئی (ترجمہ ختم)

مطلب یہ ہے کہ صبر سب نعمتوں میں زیادہ خیر اور وسعت والی نعمت ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صبر کی نعمت کے ہوتے ہوئے انسان کبھی تنگ نہیں پڑتا، اور اس کی زندگی پرسکون اور پُرعیش گزرتی ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَجَدْنَا خَیْرَ عَیْشِنَا بِالصَّبْرِ (بخاری)

یعنی ہم نے بہترین عیش صبر کے ساتھ پایا ہے۔ (ترجمہ ختم) [1]

شکر کی نعمت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بار بار سوچا کرے، اور ان کا زبان سے شکر ادا کیا کرے۔

اور جو کام بھی انسان کی مرضی، چاہت اور سوچ کے خلاف ہو انسان اس پر

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

پڑھا کرے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور مرضی پر راضی ہو جایا کرے۔

صبوری کشاید در کام جاں
کہ جز صابری نیست مفتاحِ آں

(صبر ہی زندگی کے مقاصد کا دروازہ کھولتی ہے، صبر کے علاوہ اس دروازے کی کوئی چابی نہیں ہے)

---

[1] قوله بالصبر كذا هو بالباء الموحدة وفي رواية الكشميهني بحذف الباء فيكون منصوبا بنزع الخافض وقال بعضهم والأصل في الصبر والباء بمعنى في قلت لا يحتاج إلى هذا والباء على حالها للإلصاق أي وجدنا ملتصقا بالصبر ويجوز أن تكون للاستعانة وهذا الأثر رواه أحمد في كتاب الزهد بسند صحيح عن مجاهد قال عمر رضي الله تعالى عنه وجدنا خير عيشنا الصبر (عمدة القاري كتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم الله)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاشْكُرُوْا لِیْ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۵۲) ”یعنی تم میرا شکر کیا کرو“

جو حالت طبیعت کے موافق ہو اس کو دل سے اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھنا اور اس پر خوش ہونا اپنی حیثیت سے اس کو زیادہ سمجھنا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اس نعمت کو گناہ میں استعمال نہ کرنا شکر ہے۔

شکر کے آدھا ایمان ہونے کی حدیث پہلے گزر چکی ہے، اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (سورہ ابراھیم آیت ۔

اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھیں) میرا عذاب سخت ۔

مطلب یہ ہے کہ شکر کرنے کے نتیجہ میں جسمانی، روحانی، دنیاوی واخروی ہر قسم کی نعمتوں میں زیادتی اور ترقی ہوتی ہے اور ناشکری کے نتیجہ میں موجودہ نعمتوں میں کمی کر دی جاتی ہے اور انسان نعمتوں اور رحمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

اپنے اندر شکر پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بار بار سوچا اور یاد کیا کرے اور نعمت کو اسی کی طرف سے جانے۔ اور کثرت سے یا کم از کم صبح وشام ان کلمات کو پڑھا کرے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ [1]

اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کو کسی نہ کسی طرح یاد کرتا رہا کرے۔

ہر وہ جائز بات جس سے خوشی یا آرام حاصل ہو اس پر شکر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے مثلاً کھانا سامنے آئے یا ہوا اچھی لگے یا بچہ کھیلتا ہوا اچھا لگے وغیرہ وغیرہ، اس سے دنیا میں سکون حاصل ہوگا اور آخرت میں ثواب۔ اور اس کے نتیجہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی اور شکر کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔

---

[1] مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهِ (رواه ابو داود)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تواضع وعاجزی

جزی جسے تواضع بھی کہا جاتا ہے، اس کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ کو دل سے کمتر وحقیر سمجھے
پنے کو رفعت کا اہل نہ سمجھے اور سچ مچ اپنے کو مٹانے کا قصد کرے۔
جزی وتواضع کے مقابلہ میں تکبر اور عجب کی بدخلقی ہے، جس کا ذکر آگے اخلاقِ رذیلہ میں آئے گا
نہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا. إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ. وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۸، ۱۹)

(حضرت لقمان علیہ السلام نے یہ نصیحت کی کہ بیٹا) لوگوں سے اپنا رخ نہ پھیر، اور زمین پر اترا کر نہ چل بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر (یعنی بے تکلف اور متوسط رفتار تواضع و سادگی کے ساتھ اختیار کر) اور (بولنے میں) اپنی آواز کو پست کر (یعنی گفتگو میں بھی عاجزی اور تواضع اختیار کر) (ترجمہ ختم)

یث میں ہے کہ:

"طُوبَىٰ لِمَنْ تَوَاضَعَ فِي غَيْرِ مَنْقَصَةٍ الخ" (طبرانی فی الکبیر والبیهقی فی السنن)

ترجمہ: اُس شخص کے لئے خوشی ہی خوشی ہے (ناکامی نہیں) جس نے تواضع اختیار کی (ترجمہ ختم)

ں مبارک حدیث سے معلوم ہوا کہ عاجزی وتواضع اختیار کرنے والے کو کبھی بھی ناکامی نہیں ہوتی
سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشی حاصل رہتی ہے۔
ضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ (بخاری، مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کیا میں تمہیں جنت والوں کے بارے میں نہ بتلا دوں، ہر کمزور اور متواضع ہے
کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر کوئی قسم اٹھا لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو ضروری پو ی
فرماتے ہیں، کیا میں تمہیں جہنم والوں کی خبر نہ دے دوں، ہر جھگڑالو؛ ہٹ دھرم او بر
ہے (ترجمہ ختم) ۱؎

ایک حدیثِ مبارکہ میں عاجزی وتواضع کی اہمیت اور فضیلت اس طرح بیان کی گئی ہے:

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي عِلِّيِّيْنَ وَمَنْ ر
عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً وَضَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ (مسند احـ)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے تواضع وعاجزی اختیار کرتا ہے اللہ لی
اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں یہاں تک کہ اُسے اعلیٰ علیین میں پہنچا دیتے ہیں اور لی
تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گھٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ اُسے اسفل السا ن
میں پہنچا دیتے ہیں (ترجمہ ختم)

نیز اتفاق کی جڑ تواضع ہے جن دو شخصوں میں تواضع ہوگی ان میں نا اتفاقی نہیں ہو سکتی ضع ں
جذب اور کشش کی خاصیت ہے متواضع کی طرف خود بخود کشش ہوتی ہے بشرطیکہ صحیح توا ہو۔
تواضع اور عاجزی جس کو فروتنی بھی کہتے ہیں کا اصل مرکز انسان کا دل ہے، اصل اور حقیقی تواضع تو
دل ہی میں ہوتی ہے، اعضاء سے تو صرف اس کا اظہار ہوتا ہے۔

۱؎ والمراد بالضعيف من نفسه ضعيفة لتواضعه وضعف حاله في الدنيا والمستضعف لمه قر
لخموله في الدنيا (فتح الباري، لابن حجر، باب عتل بعد ذلك زنيم)
متضعف روي بكسر العين أي متواضع متذلل خامل وبفتحها أي يستضعفه الناس حقر نه
ويتجبرون عليه لضعف حاله في الدنيا. عتل بضم العين والتاء وهو الجافي الشديد خصومة
بالباطل. جواظ بفتح الجيم وتشديد الواو وإعجام الظاء وهو الجموع المنوع (الديباج سيوطي على
تحت حديث رقم ۲۸۴۹)
قوله لو أقسم أي لو حلف يمينا طمعا في كرم الله بإبراره لأبره وقيل معناه لو ه لأ ابه
والمراد أن أغلب أهل الجنة هؤلاء كما أن أهل النار هؤلاء وليس المراد الا عاب في
الطرفين وحاصله أن كل ضعيف من أهل الجنة ولا يلزم العكس وكذلك أهل النار (عمدة القاري،
كتاب الايمان والنذور، باب قول الله تعالى وأقسموا بالله جهد أيمانهم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دل میں عاجزی اور تواضع ہونے کی وجہ سے اعضاء سے خود بخود یا بتکلف تواضع کا اظہار ہو تو یہ حقیقی اور اصلی تواضع کا اثر ہے۔

اور اگر دل میں تکبر ہو مگر ظاہری اعضاء سے بتکلف تواضع کا اظہار کیا جائے تو یہ مصنوعی اور بناوٹی تواضع ہے، اور جس تواضع کی فضیلت وتاکید شریعت نے بیان کی ہے، وہ حقیقی تواضع ہے نہ کہ رسمی اور مصنوعی تواضع، جیسا کہ بعض لوگ ظاہر میں اپنے آپ کو کمتر، حقیر، فقیر، ناکارہ اور سیاہ کار وغیرہ کہتے ہیں اور ساتھ ہی دل سے دوسروں کو اپنے سے حقیر وکمتر بھی سمجھتے ہیں۔

لہٰذا تواضع کی حقیقت اور اصلیت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، ایسا نہ ہو کہ صرف ظاہری حد تک تواضع والی شکل وصورت اختیار کر لی جائے یا پھر اپنے آپ کو متواضع سمجھ کر دوسروں کو اپنے سے کمتر درجے والا سمجھے، یہ وہ تواضع نہیں جس کی اسلام میں اہمیت اور فضیلت آئی ہے بلکہ یہ دوہرا اور گناہ ہے۔

اور حدیث میں ہے:

مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (مسلم)

ترجمہ: جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے، اس کو اللہ تعالیٰ بلند فرماتے ہیں (ترجمہ ختم)

اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ اصل تواضع وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کی جائے کیونکہ حدیث میں ''لِلّٰهِ'' (اللہ کے لئے) کے الفاظ آئے ہیں، یعنی تواضع اختیار کرنے سے دنیا کی کوئی غرض نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر اپنے آپ کو دل سے کمتر اور حقیر سمجھنا ہو۔

اپنے اندر عاجزی وتواضع پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

اپنے آپ کو سب سے کمتر اور حقیر جانے اللہ تعالیٰ کی کبریائی ہر وقت پیشِ نظر رکھے، اور یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ کو تکبر سے نفرت ہے تو متکبر سے بھی ضرور نفرت ہوگی اور اللہ تعالیٰ تواضع وعاجزی کو پسند فرماتے ہیں تو متواضع کو بھی پسند فرمائیں گے، اور اسی کے ساتھ اپنے عیبوں اور اپنی کوتاہیوں پر نظر رکھا کرے، اور دوسروں کی اچھائیوں اور بھلائیوں پر نظر رکھا کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت وشوق

اپنے دل میں اللہ تعالیٰ اور آخرت کی محبت پیدا کرنا بھی اچھے اخلاق میں سے ایک خُلق ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دنیا وغیرہ کی محبت، بدخلقی کا مرض ہے، جس کا ذکر آگے، اخلاقِ رذیلہ میں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (سورۃ مائدۃ آیت نمبر ۵۴)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں'' (ترجمہ ختم)

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۱۶۵)

ترجمہ: ''یعنی ایمان والے اللہ تعالیٰ سے مضبوط محبت رکھتے ہیں'' (ترجمہ ختم)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ (بخاری، باب حلاوۃ الایمان) [1]

---

[1] حلاوة الإيمان أي لذته ورغبته زاد النسائي وطعمه وأوثرت الحلاوة لأنها أظهر اللذات الحسية وقد ورد إن حلاوة الإيمان إذا دخلت قلبا لا تخرج منه أبدا ففيه إشارة إلى بشارة حسن الخاتمة له وقيل معنى حلاوة الإيمان استلذاذ الطاعات وإيثارها على جميع الشهوات والمستلذات وتحمل المشاق في مرضاة الله ورسوله وتجرع المرارات في المصيبات والرضا بالقضاء في جميع الحالات (مرقاة، كتاب الإيمان)

(حلاوة الإيمان) أي التلذذ بالطاعة وتحمل المشقة في رضى لله ورسوله وإيثار ذلك على عرض الدنيا وهذا استعارة بالكناية ثم شبه الإيمان بنحو العسل للجهة الجامعة وهو الالتذاذ فالمشبه وأضاف إليه ما هو من خصائص المشبه به ولوازمه وهو الحلاوة على جهة التخييل ... الصوفية أنها حلاوة حسية لأن القلب السليم من أمراض الغفلة والهوى يجد طعم الإيمان كما يجد ذائق الفم طعم العسل يمكن كون الجملة الشرطية صفة لثلاث فيكون الخبر (فيض القدير تحت رقم حديث ۳...)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''تین چیزیں جس کے اندر ہوں گی، وہ ایمان کی مٹھاس (اور اس کی لذت) کو پالے گا۔

ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کو تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو۔

دوسرے یہ کہ جس آدمی سے بھی محبت رکھے، وہ صرف اللہ کے لیے رکھے۔

اور تیسرے یہ کہ کفر کی طرف لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرے، جس طرح آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے'' (ترجمہ ختم)

اَیک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

اَسْأَلُکَ النَّظَرَ اِلٰی وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ (نسائی)

ترجمہ: ''یعنی یا اللہ میں آپ سے آپ کے وجہ مبارک کی زیارت اور آپ کی ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں'' (ترجمہ ختم)

ا[...] حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا (جو آخرت [...] نیک بندوں کو نصیب ہوگی) اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو۔

[...]ت کا ایسی چیز کی طرف مائل و راغب ہونا جس سے لذت حاصل ہو، اُسے محبت کہتے ہیں۔

[...] میلان اگر قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے تو اس کو عشق کہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت وال[...] [...]ئی چیز نہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہی پکی اور قوی محبت رکھنی چاہئے۔

[...]ت کی دو قسمیں ہیں:

(۱)......طبعی محبت (۲)......عقلی محبت

[...] عقلی محبت سے مراد اپنی عقل کو اور طبعی محبت سے مراد اپنی طبیعت کو آخرت کی طرف متوجہ و مائل [...] [...]نا ہے۔

[...] محبت اپنے اختیار اور قابو میں نہیں اس کا پیدا ہونا اور باقی رہنا اپنے اختیار سے باہر ہے، نیز غیر [...] [...]یاری چیز قائم دائم بھی نہیں رہتی۔

[...] لیے طبعی محبت کا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں ہے، البتہ عقلی محبت کا پیدا کرنا اور اس کا باقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنا انسان کے اختیار میں ہے، اور یہ قائم دائم بھی رہتی ہے، اس لئے عقلی محبت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اور یہ عقلی محبت طبعی محبت سے افضل اور راجح ہے۔

اور اس عقلی محبت کے ساتھ اعمال میں پابندی سے لگا رہے، تو یہی عقلی محبت ایک دن طبعی محبت تک پہنچا دیتی ہے، اور اعمالِ صالحہ کے نتیجے میں حاصل ہونے والی طبعی محبت میں قیام اور دوام بھی ہے، کیونکہ یہ مجاہدہ کے بعد مشاہدہ کا مقام ہے، جس میں شریعت طبعیت بن جاتی ہے، اور شریعت کے اعمال جو مجاہدہ کے مرحلے میں دوا کی حیثیت رکھتے تھے، اب وہ غذا بن جاتے ہیں، سیر الی اللہ کے بعد سیر فی اللہ کا مقامِ وصول گویا کہ حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو ہزاروں اور لاکھوں احسانات وانعامات اپنے اوپر ہیں ان کو سوچا کرے، اور اللہ تعالیٰ کے کمالات واوصاف کو یاد کرے اور شریعت کے احکام پر عمل کیا کرے، اور یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرے۔

اور ممکن ہو تو اللہ والوں کی صحبت اختیار کیا کرے، ورنہ اُن کی تعلیمات کا مطالعہ کیا کرے۔

اس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے گی۔

اور جب اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے گی تو اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق اور انس بھی پیدا ہو جائے گا، جو کہ بڑی نعمت ہے۔

خوش آں دل کہ دارد تمنائے دوست   خوش آں کس کہ در بند سودائے دوست

(اس دل کے کیا کہنے جو محبوب حقیقی یعنی حق تعالیٰ کے وصل کا متمنی ہے۔ اس دل کے کیا کہنے جو محبوبِ حقیقی کے سودائے عشق میں گرفتار ہے)

خوش آں دل کہ شیدا است برروئے دوست   خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست

(کیا خوب ہے وہ دل جو اس دوست کے روئے زیبا پر فدا ہے۔ کیا خوب ہے وہ دل کہ یار کے کوچے کے سوا کسی منزل پر پڑاؤ ڈالنے کے لئے تیار نہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف وخشیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (سورة آل عمران آیت ۱۷۵)

ترجمہ: اور تم مجھ ہی سے ڈرو، اگر تم مومن ہو (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشاد ہے:

وَاخْشَوْنِي (سورة البقرة آیت نمبر ۱۵۰)

"یعنی مجھ ہی سے ڈرو"

خوف کا مطلب ہے دل میں کسی چیز کا ڈر پیدا ہونا، اور یہاں خوف سے مراد اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور [illegible] ت سے عذاب کا ڈر ہے کہ انسان کو اپنے متعلق [illegible] رہو کہ شاید مجھ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں [illegible] مجھے آخرت میں عذاب ہو [illegible]

بعض اہلِ علم حضرات نے خوف وخشیت کو ایک [illegible] مترادف [illegible] دونوں [illegible] [illegible] ت نے خشیت کو خوف کے مقابلہ میں خاص قرار دیا ہے [illegible] خشیت [illegible] خوف کو کہا جاتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] تعظیم [illegible] [illegible] [illegible] خوف [illegible]

خوف والخشية مترادفان قال الشيخ [illegible] في [illegible] الخوف [illegible] الله تعالى [illegible] [illegible] إلى المواظبة على العلم والعمل [illegible] رتبة القرب إلى الله تعالى اه فكل خوف لا [illegible] [illegible] لم يكن خوفا حقيقا والتحقيق أن الخشية خوف مع التعظيم ولذا جرد [illegible] معنى [illegible] [illegible] التعظيم في قراءة شاذة إنما يخشى الله من عباده العلماء برفع الجلالة ونصب العلماء [illegible] [illegible] الجهاد)

[illegible] الله عز وجل. قال الشيخ زكريا في شرح الرسالة [illegible] القلب من مكروه يناله [illegible] [illegible] وسببه تفكر العبد في المخلوقات [illegible] تقصيره وإهماله [illegible] [illegible] وتفكره فيما ذكره الله عز وجل في كتابه من إهلاك من خالفه وما أعدّ له في الآخرة [illegible] عن الخوف بالفزع والروع والرهبة والخيفة والخشية (قال الله تعالى (وإياي فارهبون) [illegible] [illegible] خوفا [illegible] فيما تأتون وتذرون [illegible] الخوف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ڈر مسلمانوں میں ہر ایک کو ہوتا ہے۔ اور اسی کا حکم بھی دیا گیا ہے اور اسی کا بندہ کو مکلف کیا گیا ہے اور یہ ایمان کے لیے شرط ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ (ترمذی عن ابن عباس)

ترجمہ: ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے روئی، اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا ہو'' (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے:

لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ (ترمذی عن ابی ہریرۃ و قال حسن صحیح ، نسائی)

ترجمہ: جہنم کی آگ میں وہ آدمی داخل نہیں ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رویا ہو، یہاں تک کہ دودھ اپنے تھن میں نہ لوٹ جائے (ترجمہ ختم)

مطلب یہ ہے کہ جس طرح تھن سے دودھ نکلنے کے بعد اس میں واپس لوٹنا مشکل ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے والے شخص کا جہنم میں داخل ہونا بھی مشکل ہے۔

مگر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے امید اور حسن ظن بھی رکھنا چاہیے، اور حسبِ قدرت دونوں میں اعتدال ہونا چاہیے، جس کا ذکر آگے ''رجاء وحسنِ ظن'' کے بیان میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور آخرت کے عذاب کا اپنے دل میں خوف پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی اور کبریائی اور اس کے قہر اور عذاب کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے خاص طور پر کسی گناہ کے موقع پر اس پر بیان کیے گئے عذاب اور وعیدوں کو یاد کیا کرے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ایک نہ ایک دن خوف پیدا ہو جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توکّل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورہ ابراھیم آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ: اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہیے (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشاد ہے:

قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْن (سورۃ زمر آیت ۳۸)

ترجمہ: آپ کہو کہ مجھے اللہ کافی ہے، اور اسی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہئے (ترجمہ ختم)

اور ایک مقام پر ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (سورۃ طلاق آیت ۳)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتے ہیں (ترجمہ ختم)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (بخاری) [1]

يسترقون اى لا يطلبون الرقية مطلقا أو بغير الكلمات القرآنية والأسماء الصمدانية ولا يتطيرو
ولا يتشاءمون بنحو الطير ولا يأخذون من الحيوانات والكلمات المسموعات علامة
لخير بل يقولون كما ورد اللهم لا طير إلا طيرك ولا خير إلا خيرك ولا إله غيرك اللهم
اتى بالحسنات إلا أنت ولا يذهب بالسيئات إلا أنت وعلى ربهم يتوكلون اى فى جميع ما يفعلو
يتركون (مرقاة، باب التوكل والصبر)

قوله هم الذين لا يسترقون قال أبو الحسن القابسي يريد بالاسترقاء الذى كانوا يسترقون به في
الجاهلية وأما الاسترقاء بكتاب الله فقد فعله وأمر به وليس بمخرج عن التوكل (عمدة القاري
كتاب الطب)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، اور یہ وہ لوگ ہونگے جو نہ تو (خلافِ شرع) تعویذ وعملیات کرتے ہیں، اور نہ بد فالی میں مبتلا ہوتے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (ترجمہ ختم)

توکل کی حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کو دل سے اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں اور ساتھ ہی شرعی اور صحیح تدابیر واسباب بھی اختیار کریں۔

اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرتے جائیں، شریعت کے اصول پیشِ نظر رکھ کر ہر کام میں اسباب کے ماتحت کوشش کریں، مگر اصل بھروسہ اور اعتماد اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی ہو، نہ کہ دنیا کے اسباب اور تدابیر پر۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات سے نظر ہٹا کر تدبیر پر اصل بھروسہ اور اعتماد کرنا توکل کے خلاف ہے، اسی طرح عام حالات میں تدابیر واسباب کو بالکل چھوڑ دینا بھی توکل کے خلاف ہے۔

دونوں چیزوں کو اپنے اپنے مقام پر رکھنے کا نام توکل ہے۔

توکل کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی عنایتوں، وعدوں اور اپنی گذشتہ کاموں میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کو یاد کیا کرے اور بار بار سوچا کرے۔

اس عمل کو کرتے رہنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ توکل کی نعمت حاصل ہو جائے گی۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

لا يسترقون ولا يكتوون لأن الرقية المأذون فيها هي ما كانت بما يفهم معناه ويجوز شرعا مع اعتقاد أنها لا تؤثر بذاتها بل بتقديره تعالى والمنهي عنها ما فقد فيها شرط من ذلك(فيض القدير للمناوي تحت حديث رقم ٩٧٦)

لا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون لأن العرب كانت تعتقد تأثيرها وتقصد بها دفع المقادير المكتوبة عليهم فطلبوا دفع الأذى من غير الله تعالى وهكذا كان اعتقاد الجاهلية ولا يدخل في ذلك ما كان بأسماء الله وكلامه ولا من علقها بذكر تبركا بالله عالما أنه لا كاشف إلا الله فلا بأس به (فيض القدير للمناوي تحت حديث رقم ٢٠٠٢)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضا بر قضا

اللہ ... کا ارشاد ہے:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورہ بینہ آیت نمبر ۸)

ترجمہ: اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے (ترجمہ ختم)

اور ... نے فرمایا:

مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ (ترمذی، مسند احمد)

ترجمہ: آدمی کی سعادت سے ہے راضی رہنا اُس پر جو اس کے لیے اللہ نے مقرر کر دیا ہے (ترجمہ ختم)

اس ... یث سے رضا بر قضا یعنی اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنے کے عمل کا بندے کے لیے سعادت ہو ... معلوم ہوا۔ [1]

رضا ... حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ... قضا و قدر پر اعتراض نہ کرے نہ دل سے نہ زبان سے۔

بعض ... اوقات رضاء کا اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ پس اگر تکلیف کا احساس بھی نہ ... تو وہ طبعی رضا ہے اور اگر تکلیف کا احساس باقی رہے تو عقلی رضا ہے۔ طبعی رضا ایک غیر اختیاری حا ... ہے، جس کا بندہ مکلف نہیں ہے اور عقلی رضا اختیاری چیز ہے، جس کا بندہ مکلّف ہے۔

رضا ... اصل محبت کے آثار میں سے ہے، جب اللہ تعالیٰ سے سچی محبت پیدا ہوتی ہے، تو رضا کا مقام بھی ... حاصل ہو جاتا ہے۔

رضا ... قضا کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ سوچا کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ پیش آتا ہے ... اس میں بندہ کا فائدہ ہی فائدہ ہے، خواہ مجھے سمجھ آئے یا نہ آئے، اس طرح شکایت و حکایت کا جذ ... ختم ہو جائے گا اور رضا بر قضا کی نعمت پیدا ہو جائے گی۔

---

[1] رضا بالقضاء باب الله الأعظم وهو من بين منازل السائرين موسوم بالمقام الألخم (مرقاة، باب التوكل والصبر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفویض وتسلیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ. اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ (سورہ مؤمن آیت نمبر ۴۴)

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کو تفویض کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سب بندوں کا نگران ہے (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے:

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: اے اللہ میں اپنے آپ کو آپ کے سپرد وحوالے کرتا ہوں، اور اپنے معاملے کو بھی آپ کے سپرد کرتا ہوں (ترجمہ ختم) [1]

تفویض وتسلیم کی حقیقت یہ ہے کہ دل سے اپنے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں کہ جو چاہیں سو کریں اپنے لئے کوئی حالت تجویز نہ کریں۔

اپنی طرف سے تجاویز قائم کرلینا، یہی تمام پریشانیوں کی جڑ ہے اور جب اپنے قائم کردہ نظام وتجویز کے خلاف واقع ہوتا ہے تو سخت تکلیف وبے چینی ہوتی ہے۔

تفویض وتسلیم کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی پر نظر نہ رکھیں تدبیر تو کریں مگر نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیں۔ تفویض کے معنیٰ تدبیر کو چھوڑنے کے نہیں ہیں بلکہ اس کے معنیٰ صرف یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی پر نظر نہ رکھیں۔

اور جن کاموں میں تدبیر اور تعلق کا کچھ دخل نہیں ان میں تو ابتداء ہی سے تفویض وتسلیم اختیار کریں، اپنے لئے کوئی نظام تجویز نہ کریں۔

---

[1] قولہ وجھت وجھی الیک أی استسلمت کذا فسرہ ولیس بوجہ والأوجہ أن یقال سلمت ذاتی إلیک منقادۃ لک طائعۃ لحکمک لأن المراد من الوجہ الذات قولہ وفوضت من التفویض وھو التسلیم (عمدۃ القاری، باب فضل من بات علی الوضوء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زُہد

زُہد ۔ نے ہیں کہ دل کا کسی چیز سے بے رغبت ہونا۔
اور ۔ تی شعبہ کے اعتبار سے زہد نام ہے دنیا کی رغبت چھوڑ کر آخرت کی طرف رغبت کرنے کا
کیو ۔ آخرت دنیا سے بہتر ہے۔ ؎
زہد ۔ مقابلہ میں حب دنیا کی بدخلقی ہے، جس کا ذکر آگے اخلاق رذیلہ میں آتا ہے۔
اللہ ۔ ٰی کا ارشاد ہے:

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا آتٰكُمْ (سورۂ حدید آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ: تاکہ (دنیا کی) جو چیز تم سے جاتی رہے، اس پر (ایسا) رنج نہ کرو (جو آخرت کی طلب ورغبت میں رُکاوٹ بن جائے) اور تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے، اس پر اتراؤ نہیں (ترجمہ ختم)

زہد اصل وہ نور ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے دل میں ڈالا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا سینہ کھل جاتا ہے، اور اس پر یہ بات منکشف اور ظاہر ہو جاتی ہے کہ دنیا کا ساز وسامان مکھی سے بھی حقیر ہے اور آخرت ہی پائیدار اور بہتر ہے۔

اور جس وقت یہ نور حاصل ہو جاتا ہے تو اس حقیر دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں اتنی بھی وقعت نہیں رہتی جتنی کہ بیش قیمت جواہر کے مقابلہ میں پھٹے پرانے چیتھڑوں کی ہوا کرتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

أَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَالزُّهْدِ، وَأَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ

(شعب الایمان؛ معجم اوسط) ؎

؎ الزہد قریب من المحبة والشوق. محمد زکریا

؎ قال المنذری: رواہ الطبرانی وفی إسنادہ احتمال للتحسین (الترغیب والترھیب للمنذری)

وقال الہیثمی: رواہ الطبرانی فی الأوسط ورجالہ وثقوا علی ضعف فی بعضھم. (مجمع الزوائد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اس امت کی پہلی بہتری یقین اور زہد ہے، اور اول خرابی بخل اور لمبی امنگیں ہیں'' (ترجمہ ختم)

نیز حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ:

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ (بخاری عن ابن عمر)

ترجمہ: آپ دنیا میں اس طرح رہو، جس طرح اجنبی ہو یا راستہ سے گزرنے وا...

(ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے:

ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ

ماجة عن سهل بن سعد) ۲

ترجمہ: تم دنیا میں زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت) کو اختیار کرو سے (اس کے نتیجے میں) اللہ تعالیٰ محبت فرمائیں گے، اور جو لوگوں کے ہاتھ میں (دولت ہے اس سے زہد (یعنی بے رغبتی واستغناء) اختیار کرو، تو لوگ تم سے کرنے لگیں گے (ترجمہ ختم)

دنیا کے مال ودولت اور ... سے بے رغبتی کرنے کے نتیجہ میں لوگوں کے محبت کرنے ... ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ ہماری دنیا میں مداخلت نہیں کرتا تو وہ ایسے شخص سے بغض ...

---

۱ کن فی الدنیا کانک غریب أی لا تمل إلیها فإنک مسافر عنها إلی الآخرة فلا تتخذها ... تألف بمستلذاتها واعتزل عن الناس بمخالطتهم فإنک تفارقهم ولو بعد ... نفسک بطول البقاء فیها، لا تتعلق بما لا یتعلق به الغریب فی غیر وطنه ولا تشتغل ... یشتغل به الغریب الذی یرید الذهاب إلی أهله ووطنه وأما حدیث حب الوطن من الإیمان ... وإن کان معناه صحیحا لا سیما إذا حمل علی أن المراد بالوطن الجنة فإنها المسکن الأ... سبیل أو فیه للتخییر والإباحة والأحسن أن تکون بمعنی بل شبه الناسک السالک بالغریب الذی لیس له مسکن یأویه ثم ترقی وأضرب عنه بقوله أو عابر سبیل لأن الغریب قد یسکن فی ... ویقیم فیها بخلاف عابر السبیل القاصد لبلد شاسع (مرقاة، کتاب الجنائز، باب تمنی ال...)

۲ وجملة القول أن الحدیث صحیح بهذا الشاهد المرسل والطرق الموصولة الم... والله أعلم (السلسلة الصحیحة تحت حدیث رقم ۹۴۴ للالبانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے لے

...درداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض احباب کی طرف یہ تحریری پیغام بھیجا تھا کہ:

...ی أُوصِیکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ، وَالزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا، وَالرَّغْبَةِ فِیمَا عِنْدَ اللّٰہِ،

...کَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ أَحَبَّکَ اللّٰہُ لِرَغْبَتِکَ فِیمَا عِنْدَہُ، وَأَحَبَّکَ

...سُ لِتَرْکِکَ لَھُمْ دُنْیَاھُمْ وَالسَّلَامُ (شعب الایمان)

...مہ: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور دنیا میں زہد

...یار کرنے کی اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس کی رغبت کی وصیت کرتا ہوں، جب

...پ یہ عمل کریں گے، تو اللہ تعالیٰ آپ کی رغبت کے لیے آپ سے لیے اس چیز کو پسند

...ریں گے، جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اور لوگ آپ سے محبت کریں گے، آپ کے

...کی دنیا کو چھوڑنے کی وجہ سے۔ فقط والسلام" (ترجمہ ختم)

...حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کے عیبوں اور کمزوریوں اور دنیا کے نقصانوں اور

...نیا و ...ہا کے فناء ہونے کو اور اس کے مقابلہ میں آخرت کے فوائد و منافع اور آخرت اور اس کی

...نعمتو ...کے باقی اور قائم و دائم رہنے کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

دلا گر قناعت بدست آوری — در اقلیم راحت کنی سروری

(اے دل اگر تو قناعت کی دولت کو پالے۔ تو سکھ اور راحت کی سلطنت کا بادشاہ بن جائے گا)

ندارد خردمند از فقرِ عار — کہ باشد نبی راز فقرِ افتخار

(عقلمند آدمی فقر و غربت سے عار نہیں کرتا، کیونکہ نبی علیہ السلام نے فقر کو اپنے لئے سرمایۂ فخر قرار دیا ہے)

لے ...الزھد فی الدنیا ای بترک حبھا والإعراض عن زوائدھا والإقبال علی الآخرۃ وعوائدھا

یحب... اللہ ای لعدم محبتک عدو اللہ تعالی وھو بفتح الموحدۃ المشددۃ للجزم علی جواب

الأم... وقیل مرفوع علی الاستئناف وازھد فیما عند الناس ای من المال والجاہ یحبک الناس

لتر...ک محبوبھم وعدم المزاحمۃ علی مطلوبھم (مرقاۃ، کتاب الرقاق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجاو حسنِ ظن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (سورہ زمر آیت نمبر ۵۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو (ترجمہ ختم)

اور دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

(سورہ یوسف آیت نمبر ۸۷)

ترجمہ: نا امید مت ہو، اللہ کے فضل (اور اس کی رحمت) سے، بے شک اللہ کے فضل (اور اس کی رحمت) سے صرف کافر لوگ ہی نا اُمید ہوتے ہیں (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مسلم، ابوداؤد، ابنِ ما...

ترجمہ: ''تم میں سے کسی کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھتا ہو'' (ترجمہ ختم)

اس قسم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے۔ ... رکھنا گناہ ہے۔ [1]

اُمید کو شریعت کی زبان میں رجا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھے گمان کو حسنِ ظن کہا جاتا ہے ... کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و مغفرت اور نعمت و جنت کے حاصل ہونے کی دل میں ... اللہ تعالیٰ

---

[1] فحسن الظن باللہ فرض وسوء الظن به محظور منهي و كذلك سوء الظن بالمسـ... ظاهرهم العدالة محظور مزجور عنه ، وهو من الظن المحظور المنهي عنه (احكام القرآن ... ج ... ص ... باب في قضايا البغاة)

من آفات القلب (سوء الظن بالله تعالىٰ بانه لا يغفر ذنبه ولا يعطى اربه (بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية ،الباب الرابع والعشرون من آفات القلب سوء الظن بالله تعالىٰ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ اُمیداور اچھا گمان رکھنا، اور ساتھ ہی نیک اعمال کرکے ان چیزوں کے حاصل کرنے کی کوشش
ہے۔ل
جو شخص رحمت و جنت کا منتظر رہے اور اس کے حاصل کرنے کے اسباب و تدابیر یعنی اعمال
، توبہ و استغفار وغیرہ کو اختیار نہ کرے اس کو اُمید و رجا حاصل نہیں، اور وہ دھوکہ میں ہے اور عمل
بغیر اُمید و رجا کا منتظر رہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص کھیتی باڑی نہ کرے، اور غلہ پیدا ہونے کا
ر رہے۔ اور احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے خوف کا ہونا بھی
ری ہے۔ اور ایمان دراصل ان دونوں کے مجموعے سے وجود میں آتا ہے۔
یہ ایک حدیث میں ہے:

مَا اجْتَمَعَ الرَّجَاءُ وَالْخَوْفُ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ الرَّجَاءَ وَأَمَّنَهُ الْخَوْفَ (شعب الایمان)

ترجمہ: جس مؤمن کے دل میں بھی امید اور خوف دونوں جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُسے امید عطا فرماتے ہیں، اور اُسے خوف سے امن عطا فرماتے ہیں (ترجمہ ختم)

ت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ:

الرجاء قائد، والخوف سائق، والنفس حرون إن فتر قائدها صدت عن الطريق، فلم تستقم لسائقها، وإن فتر سائقها لم تتبع قائدها، فإذا اجتمعا استقامت طوعا وكرها (الابانة الکبری لابن بطة)

ترجمہ: امید قائد (آگے چلنے والی) ہے، اور خوف سائق (پیچھے سے ہنکانے والا) ہے، اور انسان کا نفس سواری ہے، اگر اس سواری کا قائد (یعنی امید کا عمل) ڈھیلا پڑ جائے تو نفس کی سواری راستے سے ہٹ جاتی ہے، اور اپنے قائد (یعنی آگے چلنے والے) کے ساتھ سیدھی نہیں چلتی، اور اگر سائق (یعنی پیچھے سے ہنکانے والا) کمزور

ل أخبرنا أبو زكريا بن أبي إسحاق، أخبرنا أحمد بن سلمان، حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي الدنيا، قال: "قال رجل مصاب وكانت تكون منه الكلمة بعد الكلمة: الرجاء بلا عمل اجتراء على الله عز وجل" (شعب الايمان، الرجاء من الله)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ جائے تو پھر ہنکانے والا اُس سواری کے پیچھے نہیں رہتا، اور جب قائد وسائق دونوں
سواری کے آگے پیچھے مضبوطی کے ساتھ جمع رہیں، تو نفس کی سواری طوعاً وکرھاً (چاہتی نہ
چاہتی خواہی نخواہی) سیدھی چلتی ہے (ترجمہ ختم)

اس سے معلوم ہوا کہ منزل تک پہنچنے کے لیے تنہا خوف بھی کافی نہیں، اور تنہا اُمید بھی کافی نہیں؛ بلکہ دونوں کی ضرورت ہے۔ ؎1

اور اللہ والوں نے یہ بھی فرمایا کہ جوان اور صحت مند انسان کو اُمید پر خوف کو غالب رکھنا چاہیے اور کمزور اور بوڑھے انسان کو خوف پر امید کو غالب رکھنا چاہیے۔ ؎2

اُمید ورجا اور اللہ تعالیٰ سے دل میں حسنِ ظن پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت، اس کے فضل وکرم، اس کے احسانات اور عنایات کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

انشاء اللہ اس طریقہ سے رجاء اُمید اور حسنِ ظن پیدا ہو جائے گا۔

؎1 انفراد الخوف يقتضي القنوط وانفراد الرجاء لا يأمن المكر صاحبه فلا بد لسعادة من اجتماعهما ولذا قيل: الخوف والرجاء كالجناحين للسير إلى الله تعالى فلا يمكن السير إلا بهما. قال الغزالي: وإذا كان مدار العبودية على أمرين القيام بالطاعة والانتهاء عن المعصية لا يتم مع هذه النفس الأمارة إلا بترغيب وترهيب، فإن الدابة الحرون تحتاج إلى قائد يقودها وسائق يسوقها، وإذا وقفت في مهواة ربما تضررت من جانب ويلوح لها بالشعير من جانب حتى تنهض وتخلص، فكذا النفس دابة حرون وقعت في مهواة الدنيا، فالخوف سوطها وسائقها، والرجاء شعيرها وقائدها، فلذا يلزم العبد أن يشعر النفس بالخوف والرجاء وإلا فلا تساعده النفس على الطاعة، فعليك بالتزام هذين معا يسهل عليك احتمال المشقة، ولكن ينبغي غلبة الخوف على الرجاء في الصحة ليكثر العمل، وفي المرض عكسه، لأن الوفادة إلى منك كريم تحسن بحسن الظن رحيم (فيض القدير للمناوي، جزء ۲ صفحه ۸۹)

؎2 السَّرِيُّ بنُ الْمُغَلِّسِ، يقولُ " :الْخوفُ أَفْضلُ من الرَّجاءِ ما دام الرَّجلُ صَحيحًا، فإذا نزل به الْموتُ فالرَّجاءُ أفضلُ من الْخوف "، فقال له رَجلٌ: كيف يا أبا الْحسنِ؟ قال " :لأنَّه إذا كان في صحته مُحسنًا عظم رجاؤه عند الْموت وحسن ظنُّه بربه، وإذا كان في صحته مُسيئًا ساء ظنُّه عند الْموت ولم يعظم رجاؤه " قال الْبيهقيُّ رضي اللهُ عنهُ " :وإنَّما أراد به خوفًا يمنعُهُ من معصية الله عزَّ وجلَّ ويحملُهُ على طاعته حتَّى إذا حضرهُ الْموتُ عظُم رجاؤُهُ في رحمة ربِّه، وحسن ظنُّه في إحسان الله لثقة منه بوعد الله عزَّ وجلَّ" قال الْبيهقيُّ رحمهُ اللهُ " :وأفضلُ الرَّجاء ما تولَّد من مُجاهدة النَّفس ومُجانبة الْهوى (شعب الايمان، الرجاء من الله)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَخلاقِ رذیلہ

یعنی برے اخلاق

خلاقِ رذیلہ کو اخلاقِ سیئہ بھی کہا جاتا ہے، اور اس سے مراد باطن کے برے اخلاق ہیں، اخلاقِ
ذیلہ کا تعلق انسان کے نفس کے ساتھ ہے، ان سے اپنے نفس کو پاک وصاف کیا جاتا ہے، جن
گے ذکر کیا جاتا ہے۔

ریاکاری

للہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ

(سورۃ ماعون آیت نمبر ۴ تا ۶)

ترجمہ: ''یعنی ویل اور بڑی ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غفلت کرتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں'' (ترجمہ ختم)

یاکاری یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اپنی عبادت، اور نیک عمل کے ذریعہ سے وقعت ومنزلت کا
کار اور خواہش مند ہو۔

یاکاری عبادت کے مقصد کے خلاف ہے کیونکہ عبادت کا مقصد تو صرف خالق کی رضامندی ہے
یاکاری میں مخلوق کی رضا وخوشنودی مقصد بن جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام شرکِ اصغر ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

''اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ'' (ابنِ ماجہ) [۱]

---

(۱) معجم طبرانی کبیر، وبیهقی فی شعب الایمان، ومستدرک حاکم، وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح. تعلیق الذهبی فی التلخیص: صحیح ولا علة له.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''بے شک تھوڑا سا ریا (دکھلاوا) بھی شرک ہے'' (ترجمہ ختم)

ایک حدیث میں ریا کاری کے فتنے کو دجال کے فتنے سے بھی زیادہ سخت بتلایا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى فَقَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ (ابن ماجۃ، مشکل الآثار للطحاوی)[1]

ترجمہ: ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم آپس میں دجال کے بارے میں باتیں کر رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لیے دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ چھپا ہوا شرک ہے (جس کی مثال یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو، اور نماز کو زیادہ بہتر طرح سے اس لیے پڑھے کہ کوئی دوسرا اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے (ترجمہ ختم)

ایک حدیث میں ہے کہ:

مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ (مسند احمد، معجم کبیر طبرانی، حاکم، بزار)

ترجمہ: ''جس نے دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دوسروں کو دکھانے کے لئے روزہ رکھا اس نے بھی شرک کیا اور جس نے دوسروں کو دکھانے کے لئے صدقہ کیا اس نے بھی شرک کیا'' (ترجمہ ختم)

ریا کاری سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ حبِّ جاہ کو دل سے نکالیں کیونکہ ریاء اس کا حصہ ہے اور عبادت پوشیدہ طور پر لوگوں سے چھپ کر کیا کریں، یعنی وہ عبادت جو کہ جماعت سے نہیں اور جس عبادت کا اظہار ضروری ہے اس کے اندر ریاء کو دور کرنے کے لئے حبِ جاہ نکالنا کافی ہے، جس کا ذکر آگے آتا ہے

---

[1] قال الالبانی فی صحیح الترغیب والترہیب: حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبُّر

کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے علی اور اچھا اور دوسروں کو اپنے مقابلہ میں مت
سمجھا جائے۔
سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے یہ بہت بُرا مرض ہے اور یہ تمام باطنی امراض و بیماریوں کی جڑ
تکبر ہی سے کفر پیدا ہوتا ہے، تکبر ہی سے شیطان گمراہ و تباہ ہوا، اسی لئے حدیث شریف میں اس
ت وعیدیں آئی ہیں۔
الٰی کا ارشاد ہے کہ:

فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِيْنَ (سورہ مؤمن آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ: تکبر کرنے والوں کا بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے (ترجمہ ختم)

شاد ہے کہ:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ (سورہ نحل آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے (ترجمہ ختم)

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ (مسلم)

ترجمہ: ''جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا'' (ترجمہ ختم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهٗ فِي النَّارِ (ابو داؤد، مسند احمد)

ترجمہ: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار (یعنی میری خاص صفات) ہیں، پس جو کوئی کسی ایک چیز میں بھی میرے ساتھ منازعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا (یعنی اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرے گا) تو میں اس کو آگ میں پھینک دوں گا'' (ترجمہ ختم)

اور ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں

اَلْقَیْتُہٗ فِی جَھَنَّمَ (ابن ماجۃ، مسند احمد)

ترجمہ: میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا (ترجمہ ختم)

اور ایک تیسری روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

اَدْخَلْتُہٗ جَھَنَّمَ (مسند احمد)

ترجمہ: میں اس کو جہنم میں داخل کر دوں گا (ترجمہ ختم) [1]

اس قسم کی احادیث سے معلوم ہوا کہ تکبر بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت کو اس گناہ سے بچنا چاہیے۔

تکبر دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کیا کرے اور دوسروں کی اچھائیوں اور ان کے مقابلہ میں اپنی برائیوں اور عیبوں کو سوچا کرے، اور جس سے اپنے آپ کو افضل سمجھے اس کے ساتھ تواضع اور تعظیم سے پیش آیا کرے اور دوسروں کے سامنے اس کی تعریف کرے۔ اس عمل کو کرتے رہنے کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تکبر دور ہو جائے گا۔

---

[1] (قال اللہ تعالی الکبریاء ردائی والعظمۃ إزاری) ای انہ خاص صفتی فلا یلیق إلا بی ... منازع فیہ منازع فی صفۃ من صفاتی فإذا کان الکبر علی عبادہ لا یلیق إلا بہ فمن تکبر علی ع... فقد جنی علیہ ذکرہ الغزالی

قال الکلاباذی: الرداء عبارۃ عن الجمال والبھاء والإزار عبارۃ عن الجلال والستر وال... ...اب کانہ قال لا تلیق الکبریاء إلا بی لان من دونی صفات الحدوث لازمۃ لہ وسمۃ العجز ظاھرۃ ...ہ و ... زار عبارۃ عن الامتناع عن الإدراک والإحاطۃ بہ علما وکیفیۃ لذاتہ وصفاتہ المکانہ قال ... ت ... لقی عن إدراک ذاتی وکیفیۃ صفاتی بالجلال والعظمۃ (فمن نازعنی واحدا منھما) أی ... ذبنی إیاہ (قذفتہ) أی رمیتہ وفی روایۃ دخلتہ (فی النار) (فیض القدیر للمناوی تحت حدیث رقم ۲۰۰...)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُجب

نب ے معنی خود پسندی اور اِترانے کے ہیں اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے کو صاحب کمال اور
ڈائی ا سمجھنا، اور اپنے کمال کو اپنی طرف منسوب کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید یہ چھن جائے
تکبر ر عجب میں فرق یہ ہے کہ تکبر میں اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کے ساتھ دوسرے کو اپنے مقابلے
میں َ. رحقیر بھی سمجھا جاتا ہے، جبکہ عُجب میں دوسرے کو حقیر نہیں سمجھا جاتا، البتہ اپنے آپ کو اچھا اور
بڑا او ،ال والا سمجھا جاتا ہے۔
عجب ، رخود پسندی بھی باطن کا سخت گناہ ہے۔
للہ تہ لی کا ارشاد ہے:

ِ لا تفرحُوا بِمَآ اٰتکُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (سورہ حدید آیت
ـبر ۲۳)

ترجمہ: اور جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے، اس پر اترا و نہیں؛ اور اللہ تعالیٰ (راحت و آرام یا
. ں و دولت پر) اِترانے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔ (ترجمہ ختم)

اور ا ۔مقام پر ارشاد ہے:

ذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا (سورہ توبہ آیت نمبر ۲۵)

ترجمہ: جب تمہیں تمہاری کثرت نے عجب میں ڈال دیا، پھر تمہیں اُس سے کوئی فائدہ
ـہ ہوا (بلکہ نقصان ہوا) (ترجمہ ختم)

رسو ، ﷺ نے فرمایا کہ تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ بغض فرماتے ہیں، ان میں سے ایک شخص کے
بار ے میں فرمایا:

لفَخُورُ الْمُخْتَالُ وَاَنْتُمْ تَجِدُوْنَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّ اللّٰهَ لَا
ِحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ) (مسند احمد)

ترجمہ: ''اترانے والا؛ فخر کرنے والا، اور تم اللہ عزوجل کی کتاب میں اس کا ذکر پاتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، کہ بے شک اللہ تعالیٰ اِترانے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے‘‘ (ترجمہ ختم)

ایک حدیث میں ہے:

ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ (شعب الایمان عن ابی ہریرۃ واللفظ لہ، وعن انس، معجم اوسط طبرانی وبزار عن انس، معجم طبرانی کبیر عن ابن عمر)

ترجمہ: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں، اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، پس تین چیزیں نجات دینے والی تو یہ ہیں، ایک خفیہ اور علانیہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا (یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف وخشیت) اور دوسرے رضا اور ناراضگی (غصہ) کی حالت میں حق (وانصاف والا) کلمہ زبان سے کہنا، اور تیسرے امیری اور غریبی کی حالت میں میانہ روی اور ہلاک کرنے والی تین چیزیں یہ ہیں، ایک ایسی خواہش جس کی اتباع کی جائے، اور دوسرے ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے، اور تیسرے آدمی کا اپنے آپ کو عجب میں مبتلا کرنا، اور یہ ان سب میں زیادہ شدید ہے (ترجمہ ختم)

عجب ایسی بُری چیز ہے کہ جس وقت کوئی انسان اپنی نظر میں پسندیدہ ہوتا ہے، اور کمال اپنی طرف منسوب کرتا ہے، وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ ہوجاتا ہے۔

اس لئے عجب اور خود پسندی کے مرض سے بھی پناہ مانگنی چاہئے، اور اس سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

چنانچہ اس خصلت میں قارون مبتلا ہوا تھا، جس نے مال ودولت کے حصول کو اپنا فن سمجھا تھا، اور اس کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا تھا، جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔

عجب اور خود پسندی کے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کمالات کو اللہ تعالیٰ کی نعمت وعطا سمجھا کرے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو یاد کیا کرے اور ڈرا کرے کہ کہیں یہ نعمت چھن نہ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرص

۔ ی توجہ اور میلان کا مال اور دنیا کے ساتھ مشغول ہو جانا حرص کہلاتا ہے۔

رص دراصل حب مال اور حب دنیا کے مرضوں سے پیدا ہوتا ہے۔

ں تمام بیماریوں کی جڑ ہے یہ ایسا مرض ہے کہ اس کو تمام مرضوں کی جڑ کہنا ہی مناسب ہوگا

بلکہ اس کی وجہ سے تمام جھگڑے، فساد ہوتے ہیں اسی کی وجہ سے مقدمہ بازیاں ہوتی ہیں گر

وں میں مال کی حرص نہ ہوتو کوئی کسی کا حق نہ دبائے۔

۔ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

(سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۱۳۱)

ترجمہ: ''اپنی آنکھیں اس چیز کی طرف مت بڑھاؤ جس میں ہم نے نفع دیا ان کافروں کے مختلف گروہوں کو دنیا کی زندگانی کے آرائش کے طور پر'' (ترجمہ ختم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ (مسلم)

ترجمہ: ''بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان رہتا ہے، ایک زندگی (عمر) کی محبت (و حرص) پر، اور دوسرے مال کی محبت (وحرص) پر'' (ترجمہ ختم)

یک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ (بخاری)

ترجمہ: بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں میں (وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ) جوان ہوتا رہتا ہے، ایک دنیا کی محبت میں، اور دوسرے لمبی امنگوں میں (ترجمہ ختم)

ر ایک حدیث میں ہے کہ:

يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعُمُرِ (مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ)

ترجمہ: ''آدمی بوڑھا ہوتا رہتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان ہوتی رہتی ہیں۔ ایک مال پر حرص کرنا، دوسرے عمر پر حرص کرنا'' (ترجمہ ختم)

حرص کا علاج یہ ہے کہ خرچ کو گھٹائیں تاکہ زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو اور آئندہ کی فکر نہ کریں کہ کیا ہوگا اور یہ سوچیں کہ حریص وطامع شخص ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

اور دنیا کے مال ودولت کے فانی اور ختم ہونے کو اور اس کے مقابلہ میں آخرت اور جنت کی نعمتوں کے باقی رہنے کو سوچا کریں۔

ہر آنکس کہ در بندِ حرص اوفتاد دہد خرمنِ زندگانی بباد

(جو کوئی حرص کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کی جمع پونجی آندھی کی نظر کر دیتا ہے)

گرفتم کہ اموال قاروں تراست ہمہ نعمتِ ربع مسکوں تراست

(میں نے مان لیا کہ چلو تو قارون کے خزانے کا بھی مالک ہو جائے۔ اور پورے زمین کا مال ودولت تیرے پاس جمع ہو جائے)

بخواہی شدآخر گرفتارِ خاک چو بے چارگاں بادل دردناک

(لیکن ایک دن بے سروسامانی کی حالت میں ڈوبتے دل کے ساتھ قبر میں جا لیٹے گا اور زمین کا پیوند ہو جائے گا)

مبادا دل آں فرومایہ شاد کہ از بہرِ دنیا دہد دیں بباد

(اس کو کبھی خوشی اور سکھ کا دن نہ ملے.. جو دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے دین کا سودا کرنے کے لئے تیار ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہ وعہدہ کی محبت

...جاہ جس سے مراد شہرت پسندی اور منصب وعہدے کی محبت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے کی خواہش کرنا تاکہ لوگ اس کی تعظیم وتوقیر، عزت واحترام اور اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا. وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ (سورہ قصص آیت نمبر ۸۳)

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں ہی کے لیے کریں گے، جو زمین میں اپنی بڑائی اور اُودھم مچانا نہیں چاہتے، اور (اچھا) انجام متقیوں ہی کے لیے ہے (ترجمہ ختم)

...جاہ اور شہرت پسندی کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ (ترمذی، وقال حسن صحیح، مسند احمد)

ترجمہ: ''دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلّے میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اس گلہ کو اتنا تباہ نہیں کرتے کہ جتنا دو خصلتیں انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہیں، ایک مال کی محبت، دوسرے اپنی عزت وجاہ کی محبت'' (ترجمہ ختم)

...مطلب یہ ہے کہ اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چلے جائیں، تو وہ بکریوں کے ریوڑ کو چیر پھاڑ کر ستیاناس کر دیتے ہیں، لیکن مال اور جاہ کی محبت دین کو ان بھوکے بھیڑیوں سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

...سے معلوم ہوا کہ مال اور عہدے کی محبت دین کے لیے بہت بڑے فساد کا باعث ہے۔

...آج کے دور میں یہی دونوں چیزیں عالم کے امن وامان کو تباہ کر رہی ہیں۔

...کسی طرف مال ودولت کا جھگڑا ہے، اور کسی طرف عہدے، اپنی عزت کو بڑھانے، اور حکومت اور ...دوں پر زور چلانے اور دوسروں پر حکمرانی کا جھگڑا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بھیڑیا چیر پھاڑ کرنے والا جانور ہے، اور جو مال وجاہ کی محبت میں گرفتار ہو، وہ گویا انسان کے بجائے جانور کہلائے جانے کا مستحق ہے۔ [1]

حبِّ جاہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ

یہ سوچا کرے کہ نہ تعظیم واطاعت کرنے والے رہیں گے اور نہ میں رہوں گا۔

پھر ایسی فانی چیز پر خوش ہونا نادانی ہے۔

اور معلوم نہیں کہ میرا آخرت میں کیا بنے گا۔

ہم یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

اور یہ مرض عام طور پر چونکہ تکبر سے پیدا ہوتا ہے، اس لئے تکبر کے گناہ پر جو تعلیمات ہیں، ان کو ملاحظہ کیا کرے۔

---

[1] (ما) بمعنى ليس (ذئبان) اسمها (جائعان) صفة له وفي رواية عاديان والعادي الظالم المتجاوز للحد (أرسلا في غنم) الجملة في محل رفع صفة (بأفسد) خبر والباء زائدة أي أشد فسادا والضمير في (لها) للغنم واعتبر فيه الجنسية فلذا أنث (من حرص المرء) هو المفضل عليه لا اسم التفضيل (على المال) متعلق بحرص (والشرف) عطف على المال والمراد به الجاه والمنصب (لدينه) اللام فيه للبيان، نحوها في قوله (لمن أراد أن يتم الرضاعة) * فكأنه قيل هنا بأفسد لأي شيء؟ قيل لدينه، ذكره الطيبي، فمقصود الحديث أن الحرص على المال والشرف أكثر إفسادا للدين من إفساد الذئبين للغنم لأن ذلك الأشر والبطر يستفز صاحبه ويأخذ به إلى ما يضره وذلك مذموم لاستدعائه العلو في الأرض والفساد المذمومين شرعا، قال الحكيم وضع الله الحرص في هذه الأمة لم زمه في المؤمنين بزمام التوحيد واليقين وقطع علائق الحرص بنور السبحات فمن كان حظه من نور اليقين ونور السبحات أوفر كان وثاق حرصه أوثق والحرص يحتاجه الآدمي لكن بقدر معلوم وإذا لم يكن لحرصه وثاق وهو زيادة استفزت النفس فتعدى القدر المحتاج إليه فأفسد وعرف بعضهم الحرص بأنه مدد القوة الموضوعة في الآدمي ومثيرها وعمادها. (فيض القدير للمناوي تحت حديث رقم ۷۹۰۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال کی محبت اور بخل

مال ۔ محبت خود ایک مرض ہے، اور اس سے بخل کا مرض پیدا ہوتا ہے، اور بخل کے معنی کنجوسی کے ہیں ، اور جو بخل و کنجوسی شریعت کی نظر میں بُری چیز ہے، وہ وہ ہے جو زکوٰۃ اور واجبی و نفلی صدقات اور دوسرے نیک کاموں میں خرچ کرنے سے رکاوٹ بنے اور اگر رکاوٹ نہ بنے بلکہ برے کاموں میں خرچ کرنے سے رکاوٹ بنے تو وہ شریعت کی نظر میں بُری چیز نہیں بلکہ اچھی چیز ہے (اور اس کو بخل کے بجائے کفایت شعاری کہا جاتا ہے، اگرچہ بظاہر صورتاً بخل کی طرح معلوم ہوتی ہے)

بخل بہت بڑا مرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّلَّهُمْ. سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۸۰)

ترجمہ: ''جو لوگ اللہ کی دی ہوئی نعمت میں بخل کرتے ہیں وہ اس کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لئے نہایت بُرا ہے کیونکہ جس میں بخل کریں گے اس کا طوق بنا کر گلے میں ڈالا جائے گا'' (ترجمہ ختم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جن چیزوں سے پناہ چاہا کرتے تھے، ان میں سے ایک بخل ہے (ترجمہ ختم)

ایک حدیث میں ہے:

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَالِمٍ بَخِيْلٍ (ترمذی، شعب الایمان عن ابی ہریرۃ، معجم اوسط طبرانی، و شعب الایمان عن عائشۃ، شعب الایمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن جابر بن عبداللہ)

ترجمہ: سخی انسان اللہ تعالیٰ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے۔ اور بخیل و کنجوس انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور جہنم سے قریب ہے، اور سخی جاہل اللہ عزوجل کو بخیل عالم سے زیادہ پسند ہے (ترجمہ ختم)

اللہ تعالیٰ اور لوگوں سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کی نظر میں وہ محبوب و عزیز ہے، اور دور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ذلیل اور خوار ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِیلٌ (ترمذی؛ مسند احمد)

ترجمہ: جنت میں دھوکے باز اور احسان جتلانے والا اور بخیل داخل نہ ہوں گے۔

کنجوسی اور بخل کا مرض مال کی محبت سے پیدا ہوتا ہے اور مال کی محبت دل کو دنیا کی طرف متوجہ کرا دیتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے اور بخیل مرتے وقت حسرت بھری نگاہ سے اپنا جمع کیا ہوا مال دیکھتا اور جبراً وقہراً آخرت کا سفر کرتا ہے اس لئے اس درجہ کی محبت بُری ہوئی۔ مال کی محبت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے احکام سے غافل بنا دیتی ہے۔

مال کی محبت، بخل اور کنجوسی کے مہلک مرض کا علاج اور طریقہ یہ ہے کہ نفس پر جبر کر کے اور نیک کاموں میں خرچ کرنے کی بے تکلف عادت ڈالے، ضرورتوں کے وقت خرچ کرنے کی نیت و دستور باندھ کر اتنا زور ڈالے کہ خرچ کرنے کی رغبت ہونے لگے۔

بخیل ار چہ باشد توانگر بمال   بخواری چو مفلس خورد گوشمال

(بخیل کو اگرچہ مال و دولت کے ذریعے مالداری بھی حاصل ہو جائے لیکن اس بخل کی وجہ سے مفلس ذلیل و خوار ہی رہتا ہے)

بخیل ار بود زاہد بحر و بر   بہشتی نباشد بحکم خبر

(بخیل اگرچہ دنیا کا سب سے بڑا زاہد اور درویش بھی بن جائے۔ از روئے روایت وہ جنتی نہ ہو)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی محبت

. مال یعنی مال کی محبت میں تو صرف مال و دولت کی دل میں بے جا محبت قائم ہوتی ہے، اور حب
یعنی دنیا کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے تمام جھگڑوں، بکھیڑوں اور مخلوقات اور موجود
ں کے ساتھ ایسا تعلق قائم رکھا جائے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے تعلق میں کمزوری پیدا کرے۔
ن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَمَا الْحَیوٰةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (سورہ حدید آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ: یعنی دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے (ترجمہ ختم)

یک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (سورہ توبہ، آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور وہ تجارت جس میں نقصان کا تم کو ڈر ہے، اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، اگر یہ چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہوں تو تم منتظر رہو؛ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دیں، اور اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتے (ترجمہ ختم)

سے معلوم ہوا کہ اگر دنیا کی محبت اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے زیادہ ہو، تو یہ اللہ تعالیٰ کی
مد ہے، اور اس پر عذاب اور وبال کا ڈر ہے۔
یہ ہے کہ دنیا کی محبت تمام روحانی بیماریوں کی جڑ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا. فَقَا
قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ
السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي
قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ. فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّ
وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ (ابو داوٗد، مسند احمد، دلائل النبوۃ للبیهقی)

ترجمہ: ''وہ وقت قریب ہے کہ جب تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لیے (مل
سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھ
کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، کسی نے عرض:
اے اللہ کے رسول! کیا ہماری تعداد میں کمی کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ حضور ﷺ
فرمایا: نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طر
ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکا
دیں گے اور تمہارے دلوں میں ''بزدلی'' ڈال دیں گے، کسی نے عرض کیا، اے اللہ
رسول! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت'' (ترجمہ ختم)

دنیا کی محبت کو دل سے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کے فنا اور ختم ہونے کو سوچا کرے کہ ... یک
ایک دن یہ دنیا ختم ہو جائے گی یہ چیز باقی رہنے والی نہیں ہے اس میں فنا ہی فنا ہے اور جس ... ن فن
ہی فناء ہے وہ محبت کرنے کے قابل نہیں موت کو کثرت سے یاد کیا کرے اور دل میں دنیا ... ے لمبے
لمبے منصوبے نہ باندھا کرے، اور نہ دنیا کے زیادہ بکھیڑے جمع کیا کرے، بس بقدرِ ضرورت سامان
رکھا کرے۔

اور دنیا کی محبت کیونکہ زہد کے خلاف ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت وشوق کی کمی کی وجہ سے ... ا ہو
ہے (اور ان دونوں کا ذکر پیچھے اخلاقِ حمیدہ میں گزر چکا ہے) اس لئے اپنے اندر اللہ ... لیٰ ا
آخرت کی محبت وشوق اور زہد کے پیدا کرنے سے بھی دنیا کی محبت دور ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غُصّہ

دوسرے سے بدلہ وانتقام لینے کے لئے دل کے خون کا جوش مارنا غصہ کہلاتا ہے، اس کو ضبط کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

غصہ کو ضبط کرنے اور پینے والے کی اللہ تعالیٰ اس طرح تعریف فرماتے ہیں کہ:

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ. وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۴)

ترجمہ: ”غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کی قصوروں سے درگزر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے“ (ترجمہ ختم)

اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: بڑا پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں جو لوگوں کو مقابلہ میں شکست دے دے بلکہ قوی اور پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے (ترجمہ ختم)

یاد رکھئے کہ غصہ کا خود سے آجانا اور بغیر استعمال کے جلدی واپس چلے جانا برا نہیں، بلکہ اس کا قائم رہنا اور اس سے مغلوب ہو کر غصہ کا استعمال کرنا برا ہے۔[1]

ایک حدیث میں ہے کہ:

أَلَا إِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِيْ جَوْفِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ

---

[1] وفيه إشارة إلى أن الإنسان خلق فيه جميع الأخلاق المرضية والدنية وأن كماله أن تغلب له الصفات الحميدة على الذميمة لا أنها تكون معدومة فيه بالكلية وإليه الإشارة بقوله تعالى والكاظمين الغيظ آل عمران حيث لم يقل والعادمين إذ أصل الخلق لا يتغير ولا يتبدل ولذا ورد ولو سمعتم أن جبلا زال عن مكانه فصدقوه وإن سمعتم أن رجلا تغير عن خلقه أي الأصلي فلا تصدقوه (مرقاة، كتاب الاداب، باب الامر بالمعروف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَالْأَرْضَ الْأَرْضَ أَلَا إِنَّ خَيْرَ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الرِّضَا وَشَرَّ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الرِّضَا فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ وَسَرِيعَ الْغَضَبِ وَسَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِنَّهَا بِهَا (مسند احمد، مسند موصلی، مسند طیالسی عن ابی سعید خدری)

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ کہ غصہ بنی آدم کے پیٹ (یعنی دل) میں ایک سلگتی ہوئی چنگاری ہے، کیا آپ غصہ میں مبتلا انسان کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھتے۔

پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ زمین کے جتنا ممکن ہو قریب ہو جائے (یعنی کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہوا ہو تو لیٹ جائے)

یاد رکھو کہ آدمیوں میں بہترین آدمی وہ ہوتا ہے جس کو غصہ دیر سے آتا ہے، اور جلدی چلا جاتا ہے، اور آدمیوں میں بدترین وہ ہوتا ہے جس کو جلدی غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے، اور جس آدمی کو دیر سے غصہ آتا ہے، اور دیر سے جاتا ہے، اور جلدی آتا ہے اور جلدی جاتا ہے تو یہ ایک دوسرے کے مقابل ہیں (ترجمہ ختم)

اس سے معلوم ہوا کہ غصہ آنے اور جانے کے اعتبار سے انسان چار قسم کے ہوتے ہیں، ان میں سے ایک تو اچھائی کا مستحق ہے، اور دوسرا برائی کا مستحق ہے، اور تیسرے اور چوتھے برابر ہیں، نہ برائی کے مستحق ہیں، اور نہ اچھائی کے، کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک میں ایک اچھائی ہے تو دوسری اس کے مقابلہ میں برائی ہے، اس لئے دونوں کا معاملہ برابر سرابر ہے۔[1]

اور ایک حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَجْلِسْ أَوْ قَالَ فَلْيَلْصَقْ

---

[1] والتقسيم بمقتضى العقل رباعي لا خامس له (مرقاة، كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف)

فإذا كان الرجل بطئ الغضب بطئ الفيئ) أي الرجوع (وسريع الغضب سريع الفيئ فإنها بها) أي فإن إحدى الخصلتين تقابل الأخرى فلا يستحق مدحا ولا ذما (فيض القدير للمناوی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْأَرْضِ (مسند احمد، ترمذی، وقال حسن صحیح)

ترجمہ: پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے، یا یہ فرمایا کہ زمین کے ساتھ مل جائے (ترجمہ ختم)

اس حدیث سے غصہ کے نقصان سے بچنے کا ایک علاج یہ معلوم ہوا کہ غصہ کے وقت انسان کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہوا ہو تو لیٹ جائے۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے اسی کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ (ابو داؤد، مسند احمد، شعب الایمان، صحیح ابن حبان) [1]

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے، اور وہ کھڑا ہوا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے، اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ اسے چاہئے کہ لیٹ جائے (ترجمہ ختم)

غصہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے، جو آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور انسان مٹی سے پیدا کیا گیا ہے، اس لئے مٹی کے قریب ہونا غصہ کے دور ہونے میں مؤثر ہے۔

نیز آگ کی خاصیت اوپر کو جانا ہے، جس میں تکبر اور تعلّی پائی جاتی ہے، اور مٹی کی خاصیت نیچے کو آنا ہے، جس میں تواضع اور عاجزی پائی جاتی ہے۔

اس لئے غصہ جو تکبر اور تعلّی سے پیدا ہوتا ہے، اس کا علاج تواضع اور عاجزی کی حالت سے تجویز کیا گیا ہے۔ [2]

---

[1] قال الهيثمي:

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (مجمع الزوائد)

[2] إذا غضب أحدكم أى ظهر أثر غضبه على أحد وهو قائم فليجلس لأن المعالجة بالأضداد والقوة الغضبية الناشئة من الوسوسة الشيطانية تقتضي الخفة والتعلية التي من خواص النار والقيام لأجل الانتقام فمخالفته بالجلوس المشير إلى القعود عن الفتنة نافعة جدا فإن ذهب عند الغضب أى أثر حرارته وقوة مرارته بالجلوس فيها ونعمت وإلا أى وإن لم يذهب به فليضطجع مبالغة في المعالجة المذكورة ما فيه من الإشارة إلى رجوع الإنسان إلى مأخذه من التربة المناسبة للتواضع في مقابلة عمل الشيطان

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے ایک موقع پر غصہ پینے کی فضیلت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُورِ مَا شَاءَ (ابوداود، ترمذی، ابن ماجة، مسند احمد، قال الألبانی :صحیح)

ترجمہ: جس نے غصہ کو پی لیا، جبکہ وہ غصہ کے تقاضا پر عمل کرنے کی قدرت رکھتا تھا، تو اس کو اللہ عزوجل قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے بلا کر من پسند کی حور کو حاصل کرنے کا اختیار دیں گے (ترجمہ ختم)

غصہ کے تقاضا پر عمل کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے اس کو پی جانے والے کے لئے یہ عظیم الشان فضیلت ہے۔

غصہ کے نقصان سے بچنے کے لئے حضور ﷺ نے ایک علاج یہ تجویز فرمایا ہے کہ غصہ کے وقت

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پڑھ لیا کریں (ترمذی)

اور غصہ کے نقصان سے بچنے کا ایک علاج آپ ﷺ نے یہ بتلایا کہ غصہ کے وقت وضو کر لیا جائے

﴿ گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ ﴾

بمقتضى جبلته من الشعلة النارية المقتضية للتكبر وكل شيء يرجع إلى أصله هذا وفي شرح السنة إنما أمره بالقعود والاضطجاع لئلا يحصل منه في حال غضبه ما يندم عليه فإن المضطجع أبعد من الحركة والبطش من القاعد والقاعد من القائم وقال الطيبي لعله اراد به التواضع والخفض لأن الغضب منشؤه التكبر والترفع قلت لا منع من الجمع فإن كلامه منبع الحكم والله أعلم لم يحتمل ان يكون هذا الصنيع منه قبل الوضوء وهو الظاهر وأن يكون بعده إن لم يذهب الغضب والله أعلم بالسرائر (مرقاة، كتاب الاداب، باب الغضب والكبر)

فليضطجع اى تواضعا لله وإظهار العجزة عنه وليتلبد بالأرض أى ليلتصق ويلتزق بها حال اضطجاعه أو يزيد عليه بالتمرغ الى ترابها حتى يسكن غضبه وإنما أمر به لما فيه من الضعة عن الاستعلاء وتذكار ان من كان أصله من التراب لا يستحق أن يتكبر ويتجبر على الأصحاب وأن الأنانية الناشئة عن غلبة العنصر النارية من صفة الشيطان وما يترتب عليها من الإفساد وأن الإنسان خلق من تراب يقتضى التواضع والتحمل وسائر ما يقتضى صلاح العباد والمعاد (مرقاة، كتاب الاداب، باب الامر بالمعروف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ فرمایا:

إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ (ابو داؤد، مسند احمد، معجم طبرانی کبیر، شعب الایمان)

ترجمہ: غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، اس لئے جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ وضو کر لے (ترجمہ ختم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی کے استعمال کرنے سے غصہ دور ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی پورا وضو نہ کر سکے تو پانی پی لے؛ اس سے بھی غصہ دور ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ جس پر غصہ آ رہا ہو اس کا الگ ہو جانا، یا اس سے خود اپنے آپ کو الگ کر لینا بھی غصہ کے چلے جانے میں مفید ہے۔

اللہ والوں نے غصہ کے مستقل علاج کا ایک طریقہ یہ بتلایا ہے کہ وقتاً فوقتاً یہ یاد کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے جتنی کہ مجھے دوسرے پر قدرت ہے، اور میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں اگر وہ بھی مجھ سے یہی معاملہ کریں تو کیا بنے گا؟

اور یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر کچھ واقع نہیں ہوتا، جو کچھ ہوا سو ہوا، میں کیا چیز ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ و مشیت سے مقابلہ کروں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسد

کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گزرنا اور یہ آرزو کرنا کہ اس کی یہ اچھی حالت ختم ہو جائے، یہ حسد کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کی اس طرح تعلیم فرمائی ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (سورۃ فلق آیت نمبر ۵)

ترجمہ: "اور (میں پناہ چاہتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے" (ترجمہ ختم)

اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

إنَّ الْحَسَدَ يُطْفِئُ نُورَ الْحَسَنَاتِ (ابو داؤد، مسند ابویعلی) [1]

ترجمہ: بے شک حسد نیکیوں کے نور کو بجھا دیتا ہے (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

إيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

(ابو داؤد، ابن ماجة)

ترجمہ: حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح جلا دیتا ہے کہ جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإيمَانُ وَالْحَسَدُ (نسائی، معجم طبرانی کبیر)

---

[1] قال البوصیری:
هذا إسنادٌ صحيحٌ (اتحاف الخيرة المهرة، كتاب النكاح)
وقال الهيثمي:
رواه أبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح غير سعيد بن عبد الرحمن بن أبي العمياء، وهو ثقة (مجمع الزوائد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بندے کے دل میں دو چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں رہ سکتیں، ایک ایمان اور دوسرے حسد (ترجمہ ختم)

مطلب یہ ہے کہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ حسد نہ کیا جائے، لہٰذا حسد کا ایمان سے تعلق نہیں، اور اس سے ایمان کمزور ہوتا رہتا ہے۔

حسد دراصل ایک ایسا باطنی مرض ہے کہ جس میں دین کا بھی نقصان ہے، اور دنیا کا بھی۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

"ثَلاثٌ لازِمَاتٌ لِأُمَّتِي : الطِّيَرَةُ ، وَالْحَسَدُ ، وَسُوءُ الظَّنِّ "، فَقَالَ رَجُلٌ : مَا يُذْهِبُهُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّنْ هُوَ فِيهِ ؟ قَالَ " :إِذَا حَسَدْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ، وَإِذَا ظَنَنْتَ فَلا تُحَقِّقْ ، وَإِذَا تَطَيَّرْتَ فَامْضِ ."(معجم طبرانی کبیر، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم)

ترجمہ: تین چیزیں میری امت میں لازمی طور پر پیش آئیں گی، ایک بدفالی، دوسری حسد اور تیسری بدگمانی۔

ایک شخص نے معلوم کیا کہ اللہ کے رسول جس کے اندر یہ امراض ہوں، وہ ان کو کس طرح دور کرے؟

تو آپ نے فرمایا کہ: جب آپ کو کسی سے حسد پیدا ہو تو آپ استغفار کرو، اور جب کسی پر بدگمانی ہو تو اس کا تجسس نہ کرو (اور دل میں اُس کو پختگی سے نہ بٹھاؤ) اور جب بدفالی کا تقاضا ہو تو اس سے اپنی توجہ ہٹا کر گزر جاؤ (ترجمہ ختم)

اس حدیث میں تین چیزوں کو گناہ بتلایا گیا ہے، ایک بدفالی، دوسرے حسد اور تیسرے بدگمانی۔

ان تینوں چیزوں کا تعلق انسان کے باطن سے ہے۔ [1]

---

[1] (ثلاث لازمات) أي ثابتات دائمات (لأمتي سوء الظن) بالناس بأن لا يظن بهم الخير (والحسد) لذوي النعم على ما منحهم الله تعالى (والطيرة) بكسر الطاء وفتح الياء وقد تسكن التشاؤم فقال ما يذهبهن يا رسول الله؟ فقال :(فإذا ظننت فلا تحقق) الظن وتعمل بمقتضاه بل توقف عن القطع به والعمل بموجبه (وإذا حسدت فاستغفر الله

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

ثَلَاثَۃٌ لَا یُعْجِزُھُنَّ ابْنُ آدَم :الطِّیَرَۃُ ، وَسُوْءُ الظَّنِّ، وَالْحَسَدُ "، قَالَ ": فَیُنْجِیکَ مِنَ الطِّیَرَۃِ، أَنْ لَا تَعْمَلَ بِھَا، وَیُنْجِیکَ مِنْ سُوْءِ الظَّنِّ أَنْ لَا تَتَکَلَّمَ، وَیُنْجِیکَ مِنَ الْحَسَدِ أَنْ لَا تَبْغِیَ أَخَا سُوْءًا (مصنف عبدالرزاق؛ شعب الایمان للبیھقی، وقال ھذا مقطع) ؎

ترجمہ: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو ابنِ آدم کو عاجز ومجبور نہیں کرسکتیں؛ ایک بدفالی، دوسرے بدگمانی اور تیسرے حسد۔

اور فرمایا کہ بدفالی سے نجات کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اس پر عمل نہ کریں، اور بدگمانی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے مطابق کلام نہ کریں (اور کوئی حکم نہ لگائیں) اور حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ کوئی بُرا معاملہ نہ کریں (ترجمہ ختم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فی الْإِنْسَانِ ثَلَاثَۃٌ :الطِّیَرَۃُ ، وَالظَّنُّ، وَالْحَسَدُ، فَمَخْرَجُہُ مِنَ الطِّیَرَۃِ أَنْ لَا یَرْجِعَ، وَمَخْرَجُہُ مِنَ الظَّنِّ أَلَّا یُحَقِّقَ ، وَمَخْرَجُہُ مِنَ الْحَسَدِ أَنْ لَا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

تعالی) ای لست إلیہ من اعتراضک علیہ فی تصرفہ وخلقہ فإنہ حکیم لا یفعل شیئا إلا لحکمۃ (وإذا تطیرت) من شیء (فامض) لمقصدک ولا ترجع کما کانت الجاھلیۃ تفعلہ فإن ذلک لیس لہ تأثیر فی جلب نفع ولا دفع ضر

تنبیہ) أشار بھذا الحدیث إلی أن ھذہ الثلاثۃ من أمراض القلب التی یجب التداوی منھا وأن علاجھا ما ذکر فمخرجہ من سوء الظن أن لا یحققہ بقلبہ ولا بجوارحہ أما تحقیقہ بالقلب فبأن یصمم علیہ ولا یکرھہ ومن علامتہ أن یتفوہ بہ فبأن یعمل بموجبہ فیھا والشیطان یلقی للإنسان أن ھذا من فطنتک وأن المؤمن ینظر بنور اللہ وھو إذا أساء الظن نظر بنور الشیطان وظلمتہ أما إذا أخبرک بہ عدل فظننت صدقہ فأنت معذور (فیض القدیر للمناوی تحت حدیث رقم [illegible])

؎ قال ابن حجر

وھذا مرسل أو معضل لکن لہ شاھد من حدیث أبی ھریرۃ أخرجہ البیھقی فی الشعب وأخرج ابن عدی بسند لین عن أبی ھریرۃ (فتح الباری لابن حجر، باب الطیرۃ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یغی" (شعب الایمان)

ترجمہ: انسان میں تین چیزیں ہیں: ایک بدفالی، دوسری بدگمانی اور تیسری حسد۔
پس بدفالی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی طرف توجہ نہ کرے (اور اللہ پر بھروسہ رکھے) اور بدگمانی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی جستجو نہ کرے (اور کوئی حکم نہ لگائے) اور حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس پر حسد کا تقاضا ہو رہا ہے، اس پر زیادتی نہ کرے (ترجمہ ختم)

معلوم ہوا کہ ہر انسان کو غیر اختیاری طور پر خود بخود بدفالی و بدشگونی اور بدگمانی اور حسد کا تقاضا پیش آتا ہے، اور جب تک اس تقاضے پر عمل نہ کیا جائے تو کوئی گناہ نہیں۔[1]

حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس کو جو نعمت بھی حاصل ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی تقسیم اور فیصلہ سمجھے اور جس سے حسد ہو اس کی تعریف کیا کرو، اور اس کے ساتھ خوب احسان و سلوک اور تواضع سے پیش آیا کرو، بلکہ نفس پر زور ڈال کر دوسرے کے لئے مزید نعمتوں کے حاصل ہونے کی دعا کیا کرو اور ساتھ ہی اپنے لئے بھی ان نعمتوں کے حاصل ہونے کی دعا کیا کرو۔
ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح عمل کرتے رہنے سے ایک دن حسد دور ہو جائے گا۔

---

[1] (فی الإنسان ثلاثة) من الخصال (الطيرة) بكسر ففتح التشاؤم بالشيء يعني قلما يخلو الإنسان من طيرة (والظن) يعني الشك العارض (والحسد فمخرجه من الطيرة أن لا يرجع) بل يتوكل على الله ويمشي لوجهه حسن الظن بربه والقا بجميل صنعه (ومخرجه من الظن أن لا يتحقق) ما خطر في قلبه ويحكم به (ومخرجه من الحسد أن لا يبغي) على المحسود والمؤمنون متفاوتون في أحوالهم فمنهم الضعيف إيمانه والقوي والعالي والداني فوصف المتوسطين منهم بقوله ومخرجه من الحسد إلخ وهذا الحسد المذموم الذي يتعين مجاهدة النفس عنه وكذا إذا أساء ظنه بأخيه طالبته نفسه بأن يقول فيه سوءا فيجاهدها وكذا الطيرة تمنع عن المضي فيجاهد نفسه وأما من علت رتبته فإنه وإن اشتمل على هذه الخصال لا تذم منه لأنها تكون في أسباب الدين لا الدنيا بأن يحسده في فضيلة فيتمناها كما يشير إليه خبر لا حسد إلا في اثنتين (فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوي)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغض و کینہ

بغض و کینہ اسے کہتے ہیں کہ جس پر غصہ و ناگواری ہو اور اس سے بدلہ لینے کی قوت نہ ہو، تو اس غصہ کے ضبط کرنے سے دل پر ایک قسم کی گرانی و ناگواری ہوتی ہے، اسی گرانی و ناگواری کا نام بغض و کینہ ہے، جو کہ عام طور پر غصہ سے پیدا ہوتی ہے۔

کسی مسلمان سے بغض و کینہ صرف عیب نہیں بلکہ بہت سے گناہوں کا بیج ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خُذِالْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ(سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۹۹)

''معاف و درگزر کرنے کو اختیار کرو، اچھی بات کا حکم کرو اور جاہلوں سے اعراض کرلو''

ایک حدیث میں ہے کہ:

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا إِخْوَانًا (بخاری، مسلم)

ترجمہ: اپنے آپ کو بدگمانی کرنے سے بچاؤ، کیونکہ بدگمانی جھوٹی ترین بات ہے، اور عیبوں کی جستجو نہ کرو، اور کسی کے راز کی ٹوہ میں نہ لگو، اور آپس میں بغض نہ رکھو، اور آپس میں بھائی بھائی ہوکر رہو (ترجمہ ختم) ۱

---

۱ قوله صلى الله عليه وسلم : (إيَّاكُم والظَّنَّ ، فإنَّ الظَّنَّ أكذبُ الحديث) المراد النهي عن ظنّ السوء . قال الخطّابيُّ : هو تحقيق الظَّنّ وتصديقه دون ما يهجس في النفس فإنّ ذلك لا يُملك . ومُراد الخطّابيّ أنّ المحرّم من الظَّنّ ما يستمرّ صاحبه عليه ، ويستقرّ في قلبه دون ما يعرض في القلب ، ولا يستقرّ ، فإنّ هذا لا يُكلّف به كما سبق في حديث "تجاوز الله تعالى عمّا تحدّثت به الأمّة ما لم تتكلّم أو تعمد" وسبق تأويله على الخواطر الّتي لا تستقرّ . ونقل القاضي عن سفيان أنّه قال : الظّنّ الّذي يأثم به هو ما ظنّه وتكلّم به ، فإن لم يتكلّم لم يأثم . وقال بعضهم : يحتمل أنّ المراد الحكم في الشّرع بظنّ مجرّد من غير بناء على أصل ولا استدلال . وهذا ضعيف أو باطل ، والصّواب الأوّل .

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف میں یہ الفاظ ہیں:

باغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللّٰہ إخوانا ولا یحل لمسلم أن یھجر أخاہ فوق ثلاثۃ أیام (بخاری، مسلم، ترمذی) لہ

ترجمہ: آپس میں بغض نہ رکھو، اور آپس میں حسد نہ کرو، اور آپس میں قطع تعلقی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی ہو کر رہو، اور کسی مسلمان کے لئے یہ بات حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام وکلام چھوڑ دے (ترجمہ ختم)

اور ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إلیکم داء الأمم قبلکم البغضاء والحسد، والبغضاء وھی الحالقۃ لیس حالقۃ الشعر لکن حالقۃ الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا، ولا تؤمنوا حتی تحابوا، أفلا أنبئکم أظنہ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

اللہ علیہ وسلم (و لا تجسسوا ولا تحسسوا) الأول بالجیم والثانی بالحاء قال بعض العلماء التجسس بالجیم الاستماع لحدیث القوم، والحاء البحث عن العورات، وقیل التفتیش عن بواطن الأمور، وأکثر ما یقال فی الشر، والجاسوس صاحب سر الشر، والناموس صاحب سر الخیر، وقیل بالجیم أن تطلبہ لغیرک وبالحاء أن تطلبہ لنفسک، وقیل ھما بمعنی وھو طلب معرفۃ الأخبار الغائبۃ والأحوال (شرح النووی علی صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ)

ولا تجسسوا بالجیم أی لا تتعرفوا خبر الناس بلطف کالجاسوس وقال القاضی التجسس بالجیم التفتیش عن بواطن الأمور وأکثر ما یقال فی الشر والجاسوس صاحب سر الشر والناموس صاحب سر الخیر ومنہ الجاسوس وقال الزمخشری التجسس أن لا یترک عباد اللہ تحت سترہ فیتوصل إلی الاطلاع علیھم والتجسس علی أحوالھم وھتک الستر حتی ینکشف لک ما کان مستورا عنک ویستثنی منہ ما لو تعین طریقا لإنقاذ محترم من ھلاک أو نحوہ کأن یخبر ثقۃ بأن فلانا خلا برجل لیقتلہ أو امرأۃ لیزنی بھا فیشرع التجسس کما نقلہ النووی عن الأحکام السلطانیۃ ولا تحسسوا) بحاء مھملۃ أی لا تطلبوا الشیء بالحاسۃ کاستراق السمع وإبصار الشیء خفیۃ قیل الأول التفحص عن عورات الناس وبواطن أمورھم بنفسہ أو بغیرہ والثانی أن یتولاہ بنفسہ وقیل الأول یختص بالشر والثانی أعم (فیض القدیر للمناوی، تحت حدیث رقم ۲۹۰۱)

(وتفصیل المزید فی المرقاۃ، کتاب الآداب، باب ما نہی عنہ من التھاجر الخ)

لہ لا تدابروا أی لا تقاطعوا (فتح الباری لابن حجر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا يُثَبِّتُ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (بزار، ترمذی، مسند احمد) [illegible]

ترجمہ: تمہاری طرف تم سے پہلی امتوں کا مرض منتقل ہوگا، جو کہ بغض اور حسد ہے، اور بغض مونڈنے والا ہے، اور یہ بالوں کو مونڈنے والا نہیں، بلکہ دین کو مونڈنے والا ہے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ تم ایمان لائے بغیر جنت میں داخل نہ ہوگے، اور آپس میں محبت کئے بغیر مومن نہیں ہوگے، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلا دوں جس کے بارے میں میرا گمان یہ ہے کہ وہ تمہیں ایمان (اور آپس کی محبت) پر قائم رکھے گی؟ وہ آپس میں سلام کو پھیلانا ہے [illegible]

اس حدیث سے معلوم ہوا [illegible] سے [illegible] ہے، اور جس [illegible] میں یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے [illegible] بغض و کینہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے [illegible]

جس مسلمان سے بغض و کینہ ہو اس کا قصور [illegible] اس سے میل جول شروع [illegible] خصوصاً اس [illegible] سے [illegible] تحفہ [illegible] اس طریقہ پر عمل کرنے سے [illegible] بغض و کینہ [illegible] گا۔

---

۱ قال الهيثمي:
رواه البزار وإسناده جيد. (مجمع الزوائد)

۲ قال رسول الله دب بفتح الدال المهملة وتشديد الموحدة أي نقل وسرى [illegible] إليكم داء الأمم قبلكم الحسد [illegible] في الباطن والبغضاء أي العداوة في الظاهر ورفعهما [illegible] بيان للداء أو بدل وسميا داء لأنهما داء القلب هي أي البغضاء وهو أقرب مبنى ومعنى [illegible] منهما الحالقة أي القاطعة للمحبة والألفة والصلة والجمعية والخصلة الأولى هي المؤدية إلى [illegible] ولذا قدمت لا أقول تحلق الشعر أي تقطع ظاهر البدن فإنه أمر سهل ولكن تحلق الدين [illegible] عظيم في الدنيا والآخرة قال الطيبي أي البغضاء [illegible] بالدين كالموسى تذهب بالشعر [illegible] المؤنث راجع إلى البغضاء كقوله تعالى والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها [illegible] كتاب الآداب، باب ما ينهى عنه من التهاجر الخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بولنے کی حرص اور زبان کی آفتیں

نفس ... لنے میں مزہ آتا ہے، اور اس کی وجہ سے سینکڑوں گناہوں میں انسان پھنس جاتا ہے،
اور نفس ... ن ... خواہش کے ظاہر ہونے کا مقام زبان ہے اس لئے زبان کے ذریعے انسان بے
شمار گناہوں ... میں الجھ جاتا ہے۔
چنانچہ جھوٹ ... چغل خوری، لعن طعن، اپنی بڑائی جتانا، گالی گلوچ ... ن کا مذاق اڑانا اور
بہتان ... وغیرہ یہ سب آفتیں زبان سے سرزد ہوتی ہیں، اور یہ سارے گناہ نفس کی زیادہ
بولنے کی خواہش پر وجود میں آتے ہیں، اس لئے نفس کی اصلاح کے ساتھ اس موضوع کا بھی اہم
تعلق ہے۔
شریعت ... نے زبان کی حفاظت کرنے پر بہت زور دیا ہے اور زبان کی حفاظت کرنے پر بڑے اجر
وانعام کا وعدہ ... کیا ہے۔
چنانچہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه أضمن له الجنة (بخاری)

ترجمہ: جو آدمی مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) کی اور
اپنے ... دونوں پاؤں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، میں
اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

من وقاہ اللّٰہ شرّ ما بین لحییه وشرّ ما بین رجلیه دخل الجنّة (ترمذی)

ترجمہ: جس کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور
دونوں ... پاؤں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کے شر سے بچالیا تو وہ جنت میں داخل
ہوگیا (ترجمہ ختم)

والتفصیل ... الشریعة والطریقة رقم الصفحة ۱۷۱ الی ۱۸۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ (بخاری)

ترجمہ: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ خیر کی بات کرے، یا خاموش رہے (ترجمہ ختم)

اور حضور ﷺ نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کہ اگر خیر کی بات نہ ہو تو خاموش رہنے میں عافیت ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَمَتَ نَجَا (طبرانی کبیر، ترمذی، مسند احمد، دارمی) [1]

ترجمہ: جو خاموش رہا، اس نے نجات پائی (ترجمہ ختم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ (ترمذی، وقال هذا حديث حسن)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ نجات کا کیا طریقہ ہے؟

تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان کو (برائی سے) روک کر رکھو، اور اپنے گھر کو اپنے لئے کشادہ رکھو، اور اپنی خطاؤں پر روتے (یعنی ندامت وتوبہ استغفار کرتے) رہو (ترجمہ ختم)

اس حدیث میں گھر کشادہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ضروریات پوری ہوتی رہیں، اور

---

[1] قال السخاوی:
شواهده كثيرة، منها عند الطبراني بسند جيد، وقد افرد ابن أبي الدنيا للصمت جزء حافلاً (المقاصد الحسنة، حرف الميم)

وقال العراقي:
اخرجه الترمذي من حديث عبد الله بن عمرو بسند فيه ضعف وقال غريب وهو عند الطبراني بسند جيد (تخريج احاديث الاحياء حديث نمبر ۲۷۹۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا ضرورت گھر سے نکلنے کی نوبت نہ آئے، خاص طور پر فتنوں کے دور میں۔ [1]

ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ:

إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا (ترمذی)

ترجمہ: جب بنی آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے مؤدب ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا، کیونکہ ہماری سلامتی تو آپ کے ساتھ وابستہ ہے، اگر آپ درست رہوگی تو ہم بھی درست رہیں گے، اور اگر آپ ٹیڑھ اختیار کروگی؛ تو ہم بھی ٹیڑھے ہونگے (یعنی نقصان اٹھائیں گے۔) (ترجمہ ختم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ... جھگڑے وفساد کا باعث انسان کی زبان ہی بنتی ہے، اور اسی کے ذریعہ سے عام طور پر مار پیٹ، ... وغارت گری کی نوبت آتی ہے، جس سے جسم کے تمام اعضاء متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے ... روز تمام اعضاء زبان سے سلامتی کی درخواست کرتے ہیں۔ [2]

---

[1] و ... مک بکسر اللام ویسکن بیتک بان تسکن فیه ولا تخرج منه إلا لضرورة ولا تضجر من ... فیه بل تجعله من باب الغنیمة فإنه سبب الخلاص من الشر والفتنة ولذا قیل هذا زمان السکوت وملازمة البیوت والقناعة إلی أن یموت (مرقاة، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان الخ)

[2] ... أصبح ابن آدم) دخل فی الصباح (فإن الأعضاء) جمع عضو بضم العین وکسرها کل عظم ... بلحمه (کلها) تأکید لدفع توهم عدم إرادة الشمول (تکفر اللسان) تذل وتخضع له من ... قولهم ... عن الیهودی إذا خضع وطأطأ رأسه وانحنی لتعظیم صاحبه مأخوذ من الکافرة وهی الکاذبة ... أصل الفخذ ذکره القاضی وأصله للزمخشری حیث قال وهو من تکفیر الذمی وهو أن ... یطأطئ رأسه وینحنی ظهره کالراکع عند تعظیم صاحبه قال: تکفر بالیدین إذا التقینا "وتلقی من ... خلفنا عصا کأنه من الکافرتین وهما الکاذبتان لأنه یضع یدیه علیهما او ینثی علیهما ای یحکی ... وقیل هو من یکفر شیئا ای یغطیه ویستره انتهی (فتقول) ای بلسان الحال وزعم أن المراد لسان ... قال ... ود (اتق الله فینا) ای خفه فی حفظ حقوقنا الا لتقتحم منهیا فیهلک معک (فإنما نحن بک) ... نستقیم ونعوج تبعا لک (فإن استقمت) ای اعتدلت علی الصراط المستقیم (استقمنا) ... کما فی التنزیل "(وکان بین ذلک قواما)" ای عدلا (وإن اعوججت) ملت عن الاعتدال ... (اعوججنا) ملنا عنه قال الغزالی رضی الله تعالی عنه: المعنی فیه أن نطق اللسان یؤثر فی أعضاء ... الإنسان بالتوفیق والخذلان فاللسان أشد الأعضاء جماحا وطغیانا وأکثرها فسادا وعدوانا (فیض القدیر للمناوی تحت حدیث رقم ۴۵۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی فرماتے ہیں کہ:

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا (ترمذی، وقال حسنٌ صحيحٌ، ابن ماجة)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھ پر سب سے زیادہ کس چیز کا خوف کرتے ہیں، تو نبی ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا کہ اس کا۔ اس کا (یہ الفاظ دو مرتبہ فرمائے) (ترجمہ ختم)

ظاہر ہے کہ دو مرتبہ زبان کے بارے میں ان الفاظ کے کہنے کا مقصد یہی تھا تا کہ اس کی اہمیت معلوم ہو جائے۔

اور ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيْمِ اللِّسَانِ (مسند احمد، معجم طبرانی کبیر) [1]

ترجمہ: مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف زبان کے عالم منافق کا ہے (ترجمہ ختم)

اس حدیث میں حضور ﷺ نے زبان کے علم کی منافقت پر زیادہ خوف ظاہر فرمایا ہے، اور مراد اس سے یہ ہے کہ علم کا اثر صرف زبان سے تقریر و بیان کی حد تک ہو، دل میں اس علم کی وجہ سے خوف وخشیت یا شوق ورغبت موجود نہ ہو، اور نہ ہی اپنی عملی زندگی میں علم کے تقاضوں پر عمل ہو، اس سے زبان کے فتنے کی اہمیت معلوم ہوئی۔

ایک روایت میں ہے کہ:

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ (ترمذی، وقال حسنٌ غريبٌ،

---

[1] قال البوصیری:
رواه إسحاق بن راهويه والحارث بن أبي أسامة ومسدد واللفظ له بسند صحيح (اتحاف الخيرة المهرة ج ۷ ص ۳۲۶)

وقال الهیثمی:
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (مجمع الزوائد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د ب الایمان ، الدعاء للطبرانی)

ترجمہ: تم زیادہ کلام نہ کرو، سوائے اللہ کے ذکر کے (خواہ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی شکل میں ہو یا تسبیح وتہلیل وغیرہ کی شکل میں) کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کثرتِ کلام دل کی سختی کا باعث ہوتا ہے، اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور سخت دل ہوتا ہے (ترجمہ ختم)

اور یہی مضمون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے بھی منقول ہے۔ [1]

اور اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت وعنایت سے دور ہوتا ہے۔ [2]

اور بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ہی کلمہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم میں لے جانے کا ذریعہ بن جاتا ہے، اور اس کے برعکس بعض دفعہ زبان سے نکلا ہوا ایک کلمہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔

چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللّٰهِ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا فَيَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا (ابنِ ماجة، بزار)

---

[1] و حَدَّثَنِي مَالِك أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ (موطا امام مالک، موطا امام محمد، مصنف ابنِ ابی شیبة، شعب الایمان)

حدثنا قبیصة ، عن سفیان قال : قال : عیسی ابن مریم علیه الصلاة والسلام : لا تکثروا الکلام بغیر ذکر الله فتقسو قلوبکم ، وإن کانت لینة فإن القلب القاسی بعید من الله (الزهد لهناد بن السری)

قال : وأخبرنا عبد الله بن عیاش ، عن یزید بن الوذر ، قال : قال کعب : لا تکثروا الکلام بغیر ذکر الله فتقسو قلوبکم ؛ فإن القلب القاسی بعید من الله (الجامع لابنِ وهب)

[2] لا تکثروا الکلام بغیر ذکر الله فیه إشارة إلی أن بعض الکلام مباح وهو ما یعنیه فإن کثرة الکلام بغیر ذکر الله قسوة أی سبب قساوة للقلب وهی النبو عن سماع الحق والمیل إلی مخالطة الخلق وقلة الخشیة وعدم الخشوع والبکاء وکثرة الغفلة عن دار البقاء وإن أبعد الناس من الله أی من نظر رحمته وعین عنایته القلب القاسی أی صاحب أو التقدیر أبعد قلوب الناس القاسی أو أبعد الناس له القلب القاسی (مرقاة، کتاب الدعوات، باب ذکر الله عزوجل)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والا ایک کلمہ زبان سے بولتا ہے، جس میں وہ کوئی حرج بھی نہیں سمجھتا؛ مگر وہ کلمہ اسے جہنم کی آگ میں ستر سال کی مسافت کی بلندی پر سے نیچے دھکیل دیتا ہے (ترجمہ ختم) [1]

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: بے شک بندہ ایک کلمہ ایسا زبان سے بولتا ہے؛ کہ اس کے سامنے اس کلمہ کی اہمیت ظاہر نہیں ہوتی، اور وہ کلمہ اس کو جہنم کی آگ میں مشرق کے درمیان والی مسافت سے زیادہ دوری پر ڈال دیتا ہے (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ (بخاری، موطا امام مالک، شعب الایمان، صحیح ابنِ حبان مستدرک حاکم)

ترجمہ: بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا والا ایک کلمہ ایسا زبان سے بولتا ہے؛ کہ اس کو اس کی اہمیت معلوم نہیں ہوتی، مگر اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے بے شمار درجات بلند فرما دیتے ہیں، اور بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والا ایک کلمہ ایسا زبان سے بولتا ہے؛ کہ اس کو اس کی اہمیت معلوم نہیں ہوتی، اور وہ کلمہ اسے جہنم میں دھکیلنے کا باعث بن جاتا ہے (ترجمہ ختم)

---

[1] من صام يوما لوجه الله بعد الله وجهه أى ذاته عن النار سبعين خريفا أى مقدار مسافة سبعين سنة متفق عليه فى النهاية الخريف الزمان المعروف ما بين الصيف والشتاء ويراد به السنة لأن الخريف لا يكون فى السنة إلا مرة واحدة فإذا انقضى الخريف انقضى السنة (مرقاة، باب صيام التطوع)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ا ب حد یث میں ہے کہ:

وَهَ یکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حصائِدُ

أَلْسِ نَتِهِمْ (ترمذی، وقال حسنٌ صحیحٌ، ابنِ ماجة، مسند احمد، معجم طبرانی

کبیر) ل

ترجمہ: لوگ جہنم میں اپنے چہروں یا اپنی ناک کے بل اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتی اور

فصل (کیونکہ آدمی جو بوتا ہے، وہی کاٹتا ہے) ہی کی وجہ سے ڈالے جائیں گے (ترجمہ ختم)

زبان سے صادر ہونے والی اول فول اور گناہ کی باتوں کو چارہ یعنی کاٹی ہوئی کھیتی اس لئے کہا گیا کہ

جس طرح جانوروں کے چارہ میں مختلف خشک اور تر اور مفید و مضر گھاس و نباتات رلے ملے شامل

ہوتے ہیں اسی طرح فضول گوئی وکثرتِ کلام میں مبتلا شخص کی حالت ہوتی ہے کہ وہ بری بھلی

باتیں کرتا ہے، اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں ہوتی، اور چونکہ چارہ جانوروں کی غذا ہے، اس

لئے ایسے انسان کو جانوروں سے تشبیہ دینے کے لئے یہ بات فرمائی گئی۔ ۲

اور حضور ﷺ نے اچھے اور کامل مسلمان اور افضل اسلام کی حقیقت کو دوسرے مسلمان کی زبان سے

سلامت رہنے کی وضاحت فرمائی ہے۔

چنانچہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

ل قال الہیثمی:

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیحِ غَیْرَ عَمْرِو بْنِ مَالِکٍ الْجَنْبِیِّ، وَهُوَ ثِقَةٌ. (مجمع

الزوائد)

۲ یکب بفتح الیاء وضم الکاف من کبه إذا صرعه علی وجهه بخلاف آکب فإن معناه سقط علی

وجهه وهو من النوادر وهو عطف علی مقدر أی هل تظن غیر ما قلت وهل یکب الناس أی یلقیهم

ویسقطهم ویصرعهم فی النار علی وجوههم أو علی مناخرهم شک من الراوی والمنخر بفتح

المیم وکسر الخاء وفتحها ثقب الأنف والمراد هنا الأنف والاستفهام للنفی خصهما بالکب لأنهما

أول الأعضاء سقوطا إلا حصائد ألسنتهم أی محصوداتها شبه ما یتکلم به الإنسان بالزرع المحصود

بالمنجل وهو من بلاغة النبوة فکما أن المنجل یقطع ولا یمیز بین الرطب والیابس والجید

والردیء کذلک لسان بعض الناس یتکلم بکل نوع من الکلام حسنا وقبیحا والمعنی لا یکب

الناس فی النار إلا حصائد ألسنتهم من الکفر (مرقاة المفاتیح، کتاب الایمان)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: کامل مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: لوگوں نے معلوم کیا کہ اے اللہ کے رسول کون سا اسلام افضل ہے؟ تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت و محفوظ رہیں۔ (ترجمہ ختم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ:

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (مسلم)

ترجمہ: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا مسلمان بہتر ہے؟ تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں (ترجمہ ختم)

بہر حال زبان سے کیونکہ مختلف گناہ سرزد ہوتے ہیں، جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بھی ہے، ا[illegible] مخلوق سے بھی ہے، اس لئے زبان کی اہمیت کو دنیا و آخرت کے معاملات میں بہت دخل ہے، ا[illegible] لئے حضور ﷺ نے تفصیل کے ساتھ زبان کے موضوع پر مختلف ہدایات ارشاد فرمائیں۔

یوں تو زبان سے بے شمار گناہ سرزد ہوتے ہیں، اور احادیث میں ان گناہوں سے بچنے [illegible] بولنے یا خاموش رہنے کی تعلیم دی گئی ہے، لیکن آج کل زبان سے سب سے زیادہ سرزد ہو[illegible] وا گناہ غیبت ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَجَسَّسُوا لا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (سورۃ حجرات آیت ۱۰)

ترجمہ: اے ایمان والوں زیادہ گمان کرنے سے بچو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور دوسروں کی تجسس بھی نہ کرو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے، کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے، ظاہر ہے، کہ تم سب اس کو ناپسند کرتے ہو (اور غیبت کا گناہ مُردہ بھائی کے گوشت کھانے کی طرح ہے) اور تم اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے (ترجمہ ختم)

اس آیت سے غیبت کے گناہ کی برائی واضح طور پر معلوم ہوئی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ رِيحُ جِيفَةٍ مُنْتِنَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ الرِّيحُ هَذِهِ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ (مسند احمد، الادب المفرد للبخاری) [1]

ترجمہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، کہ اچانک ایک سڑے ہوئے مردار کی بدبو اُٹھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں خبر ہے کہ یہ بدبو کس چیز کی ہے؟ یہ بدبو ان لوگوں کی ہے۔ جو مومنوں کی غیبت کرتے ہیں (ترجمہ ختم)

اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کا گناہ کرنے والوں کی زبان سے سڑے ہوئے مردار سے بھی زیادہ سخت بدبو پہنچتی ہے۔

وہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بدبو سے انسانوں کو محفوظ رکھتے ہیں، ورنہ تو روئے زمین پر

---

[1] قال الہیثمی
رواہ احمد رجالہ ثقات. (مجمع الزوائد)
وقال المنذری:
رواہ احمد (وابن ابی الدنیا ورواۃ احمد ثقات (الترغیب والترہیب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کا زندہ رہنا مشکل ہو جاتا۔

البتہ کبھی اللہ تعالیٰ کسی مصلحت سے اپنے نیک بندوں پر اس کا اظہار بھی فرما دیتے ہیں۔

غیبت کے معنیٰ ہیں کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو۔ بلکہ وہ بات اس کے اندر موجود ہو اور اگر وہ بات اس میں نہیں تو وہ بہتان ہے جو کہ غیبت سے بڑھ کر ہے۔

ایک مرتبہ حضور علیہ ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ .قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ .قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ .قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ (مسلم، ابوداؤد)

ترجمہ: کیا تم غیبت جانتے ہو کہ کیا ہوتی ہے؟

لوگوں نے عرض کیا کہ (اس کا تو) اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ علم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کا (پیٹھ پیچھے) اس طرح ذکر کرنا، جو اسے ناپسند ہو (یہ غیبت ہے) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر میرے بھائی کے اندر وہ بات موجود ہو جو میں کہتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس میں وہ بات موجود ہو جو تم کہتے ہو؛ تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر اس میں وہ بات نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا (ترجمہ ختم)

زبان کے گناہوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ بات کرنے سے پہلے تھوڑی دیر سوچ لیا کریں کہ اس بات سے اللہ تعالیٰ جو سمیع وبصیر ہیں ناخوش و ناراض تو نہ ہوں گے۔

پھر اگر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی بات نہ ہو تو بولا کریں ورنہ خاموش رہا کریں۔

گویا کہ:

پہلے تولیں اور پھر بولیں

پر عمل کیا کریں۔

اس طرح کرتے رہنے سے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بات گناہ کی منہ سے نہ نکلے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

آپ نے باطن سے متعلق اچھے اور برے اخلاق کا ذکر ملاحظہ کرلیا، اب ان پر عمل کرنا چاہئے۔

بعض حضرات نے ان اخلاق کے علاوہ (جو ہم نے ذکر کیے) بعض اور اخلاق کا بھی تذکرہ کیا ہے؛ مگر وہ اخلاق چونکہ مستقل نہیں ہیں، بلکہ اُن کا تعلق زیادہ تر مذکورہ اخلاق میں سے کسی نہ کسی کے ساتھ ہے، اس لیے ہم نے اُن کا مستقل طور پر ذکر نہیں کیا۔

اگر مذکورہ اخلاق پر صحیح اور مکمل طریقے سے عمل کیا جائے، تو امید ہے کہ ان پر عمل کی برکت سے وہ بھی حاصل ہو جائیں گے، مثلاً صبر پر عمل کرنے کی برکت سے استقامت کی نعمت بھی حاصل ہو جائے گی۔

لیکن یہ بھی ہے کہ نفس اچھے اخلاق کو اختیار کرنے اور برے اخلاق سے بچنے کو پسند نہیں کرتا، اور نفس کی خواہشات کو ایک آدھ مرتبہ دبا دینا کافی نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔

آئینہ بنتا ہے رگڑے لاکھ جب کھاتا ہے دل کچھ نہ پوچھو دل بڑی مشکل سے بن پاتا ہے دل

اور جب انسان کے باطنی اخلاق درست ہوجاتے ہیں تو اس کا دل منور اور روشن ہوجاتا ہے، اور وہ دراصل ایک سچا اور سچا انسان بن جاتا ہے، اور اس کی برکت سے پھر اس کا ظاہر بھی درست ہوجاتا ہے۔

ہم نے اچھے اور برے اخلاق کا بہت اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا ہے، تاکہ تھوڑے وقت میں اس موضوع سے متعلق اہم اور مفید باتیں معلوم ہوجائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ظاہر اور باطن کی کامل اصلاح فرمادیں، اور ہم سب کو کامل مومن اور متقی اور پرہیزگار بنادیں۔ آمین

فقط محمد رضوان

۱۵/ جمادی الاخریٰ/ ۱۴۳۰ھ بمطابق 09/ جون/ 2009ء، بروز منگل

ادارہ غفران، راولپنڈی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ غفران کی دیگر مطبوعات

(۱)......ماہِ محرم کے فضائل واحکام
(۲)......ماہِ صفر اور جاہلانہ خیالات
(۳)......ماہِ ربیع الاول کے فضائل واحکام
(۴)......ماہِ ربیع الآخر
(۵)......ماہِ جمادی الاولیٰ وجمادی الاخریٰ
(۶)......ماہِ رجب کے فضائل واحکام
(۷)......شعبان وشبِ برأت کے فضائل واحکام
(۸)......ماہِ رمضان کے فضائل واحکام
(۹)......شوال اور عید الفطر کے فضائل واحکام
(۱۰)......ماہِ ذی قعدہ کے فضائل واحکام
(۱۱)......ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام
(۱۲)......وساوس اور ان کا علاج
(۱۳)......کرسی پر نماز پڑھنے کا شرعی حکم
(۱۴)......تکوین وتشریع مع سوانح تنویر
(۱۵)......بالوں ناخنوں اور مہندی وخضاب کے احکام
(۱۶)......شادی کو سادی بنائیے
(۱۷)......پانی کا بحران اور اُس کا حل
(۱۸)......کھانے پینے کے آداب
(۱۹)......[illegible] کا شرعی حکم
(۲۰)......انتخابات اور ووٹ کی شرعی حیثیت
(۲۱)......[illegible] عرق کا ثبوت
(۲۲)......حالاتِ عشرت ومکتوباتِ مسیح الامت
(۲۳)......[illegible] شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ
(۲۴)......(آفات وبلیات وغیرہ سے حفاظت کا) وظیفہ
(۲۵)......[illegible]
(۲۶)......حج کا صحیح طریقہ اور حج کی غلطیاں
(۲۷)......[illegible] واحکام
(۲۸)......حضور ﷺ کا خواتین کو اہم خطاب
(۲۹)......[illegible] شرعی احکام
(۳۰)......موزوں اور جرابوں پر مسح کے احکام
(۳۱)......[illegible] کا شرعی حکم
(۳۲)......آسان نماز مع چالیس مسنون دعائیں
(۳۳)......[illegible] قاعدہ
(۳۴)......جمعۃ المبارک کے فضائل واحکام
(۳۵)......[illegible] حفاظت
(۳۶)......ایصالِ ثواب کے فضائل واحکام
(۳۷)......[illegible] (برائے مختصر کورس)
(۳۸)......مسائل واحکام (برائے مختصر کورس)
(۳۹)......[illegible] مسنون دعائیں (برائے مختصر کورس)
(۴۰)......پیارے بچو
(۴۱)......ایمان وعقائد بدعات ورسوم (برائے مختصر کورس)

ادارہ غفران
IDARA GHUFRAN ® Trust
Chah Sultan (Sultan pura)
Steet # 17, Rawalpindi, Pakistan
051-5507530 Fax: 051-5780728
Email: idaraghufran@yahoo.com